حج کی منتخب حدیثیں

مصنف

سید علی قاضی عسکر

مترجم

سید احتشام عباس زیدی

فہرست

پیش لفظ
حج کا واجب ھونا
حج کا فلسفہ
دین کی تقویت کا سبب
دلوں کا سکون
حج ترک کرنے والا
حج و کامیابی
حج کی اھمیت
حج کا حق
خد اجوئی
حج کا ثواب
حج کی تاثیر
حج میں نیت کی اھمیت
نور میں واردھونا
حق کے حضور حاضری
خدا وند عالم کی میزبانی
حج اور جھاد
حج عمرہ سے بھتر ھے
گناہ دُھل جاتے ھیں
دعا کی قبولیت
دنیا بھی اور آخرت بھی
آگاھی کے ساتھ حج
شرط حضور
حج کی برکتیں
جو حج قبول نھیں
مال حرام کے ذریعہ حج
حاجی کا اخلاق
حج کی قسمیں
حاجیوں کی قسمیں
ناکام حاجی
اپنے ھمراھیوں کے ساتھ سلوک
راہ کی اذیت
حج کی راہ میں موت
حج میں انفاق کرنا
احرام کا فلسفہ
احرام کا ادب
حقیقی لبیک
حج کا نعرہ
معرفت کے ساتھ واردھونا
خدا کے غضب سے امان

مکہ خدا و رسول کا حرم
مسجد الحرام میں داخل ہونے کے آدا ب
جنت کے محل
حرمین میں نماز
مکہ میں نماز جماعت
اهل سنت کے ساتھ نماز
کعبہ چوکور کیوں ہے؟
کعبہ کی طرف دیکھنا
الٰهی لمحہ
برکتوں کا نزول
دین اور کعبہ کا ربط
کعبہ کا پردہ
امام زمانہ(ع) کعبہ میں
حجر اسود
حجر اسود کو دور سے چومنا
عدل کا ظہور
حرم میں ایثار وفدا کاری
جس بات سے روکا گیا ہے
ہاتھ سے اشارہ
خواتین کے لئے
خدا کا فخر
طواف اور رهائی
زیادہ باتیں نہ کرو
طواف کا فلسفہ
عمل میں نیت کی تاثیر
انسانی تهذیب کی رعایت
نماز ،مقام ابراهیم (ع) کے نزدیک
امام حسین(ع) مقام ابراهیم (ع)کے پاس
همراهیوں کی مدد
آب زمزم هر درد کی دوا
زمین کا بهترین پانی
حجر اسماعیل
حطیم
ملتزم
مستجار
رکن یمانی
سعی کی جگہ
مقبول شفاعت
هرولہ
صفا ومروہ کے درمیان بیٹھنا
اهل عرفات پر فخر
مشعر الحرام
منیٰ

شیطا ن کو کنکریاں مارنا
قربانی
مغفرت طلب کرنا
حج کے اسرار
ختم قرآن
کعبہ سے وداع
قبولیت کی نشانی
حج کی نورانیت
دوبارہ آنے کی نیت
حج کی تکمیل
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی زیارت
پیغمبر (ص)کے ساتھ حج
عاشقانہ زیارت
فرشتو(ع) کی ماموریت
مسجد النبی میں نماز
جنت کا باغ
حضرت فاطمہ (ع)پرسلام
ائمہ (ع)پر سلام
شہیدوں پر سلام
ائمہ (ع)کی زیارت
مسجد قبا میں نماز
دوسرے ممالک کے مسلمانوں سے سلو ک
حاجیوں کا استقبال
حاجیوں کے اھل خانہ کی مدد کا ثواب

مؤلف سید علی قاضی عسکر
مترجم سید احتشام عباس زیدی

پیش لفظ

حج لغت میں قصد وارادہ اوراصطلاح میں خانہ خداکی طرف سفر کرنے کو کہتے ھیں ۔یہ مسلمانوں کا ایک اھم دستور ھے۔کعبہ کی کشش ھر سال لاکھوں مسلمانوں کو دنیا کے کونے کونے سے اپنی طرف کھینچتی ھے تاکہ وہ ایک تمرینی میدان میں اعمال ومناسک اور کچھ مخصوص قوانین کی رعایت کر کے توحیدی زندگی کو بروئے کار لانے کی کوشش کریں اور دنیا والوں کے سامنے اسلام کی قوت وعظمت کا نظارہ پیش کریں۔

اس عظیم اجتماع میں مسلمان مختلف نسلوں اور رنگوں میں کعبہ کے گرد اکٹھاھوتے ھیں تاکہ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں اور اس طرح اسلامی معاشروں میں اتحاد وھم بستگی کی فضاقائم کریں ۔

حج،روحانیت ،شوق شعور ،تعبد وبندگی ،جرأت و ایثار، اتحاد وذکر کی جلوہ گاہ او ر خدا سے ربط و وابستگی کا نام ھے لہٰذا ایسے سفر کی توفیق خداجو افرا د کے لئے بہترین موقع ھوتا ھے تاکہ روحی واخلاقی اعتبار سے خود کو پاک وصاف کریں اور ان کی روح وجان میں ساز گار اور مثبت دگرگونی وانقلاب پیداھو۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور ائمہ معصومین علیھم السلام کی دینی تعلیمات میں بھت سے سبق آموز نکتے موجود ھیں جو اس وادی نور کے زائرونکو ان مواقع سے بھتر فائدہ اٹھانے میں مدد دیتے ھیں ۔ان تعلیمات میں حاجیوں سے تاکید کی گئی ھے کہ اس سفر سے پھلے گناہوں سے دوری اختیار کریں اور اپنے باطن کو توبہ کے پانی سے پاک کریں ۔سفر کا خرچ پاک اور حلال مال سے مھیاکریں ۔عزیز واقارب ،دوستوں اور ھمسایوں کو خدا حافظ کھیں اور ان سے قصور بخشوالیں،اور ان کی رضا مندی حاصل کرنے کے بعد اس راہ میں قدم بڑھائیں ۔سفر کا آغاز خدا کے نام اور اس کی یاد سے کریں ،خدا طلبی خدا جوئی کے لئے سفر کریں۔سفر کے دوران گناہ اور خدا کی نافرمانی سے پرھیز کریں اور خود اپنے محافظ رھیں۔

یہ فرامین اور ان پر عمل اس بات کا موجبھوتا ھے کہ حاجی میں ایک نبیادی اور مثبت تبدیلی پیداھو نتیجہ میں وہ اپنے غلط اور بُرے ماضی سے دوری اختیار کر کے خود کو ایک صحیح اسلامی زندگی کے لئے آمادہ کرتے ھیں۔

روایات میں حج کامقصدحاجیونمینروحی واخلاقی دگرگونی اور فلاح و کامیابی نیز خدا سے ان کی قربت بیان کیا گیا ھے۔ اگر حج کرنے والے روحی واخلاقی تغیر اور اپنی اصلاح کے ساتھ الٰھی راہ میں قدم بڑھائیں تو اس عظیم جمعیت کو دیکھتےھو ئے جو ھر سال عمرہ وحج سے مشرفھوتی ھے بلاشبہ یہ تبد یلیا ں خاندانوں اور معاشروں میں بھی پیداھونگی۔

جو مسلمان بھی حج کے لئے جاتا ھے اگر یہ فیصلہ کر لے کہ سفر کے دوران اور واپسی میں اسلامی اخلاق کی رعایت کرے گا، حرام کاموں سے پر ھیز کرے گا اور دینی واجبات پر جیسے خدا چاھتا ھے عمل کرے گا اور اسی فکر وخیال کو وہ اپنی اولاد،عزیزوں، دوستوں اور ساتھ کام کرنے والوں میں منتقل کرے تو قطعی طور سے معاشرہ میں بڑا اخلاقی تغیر پیداھو جائے گا اور دشمن اپنے تھذیبی حملوں میں ناکامھو کر رہ جائیں گے ۔

یہ مختصر مجموعہ ان تعلیمات کا ایک حصہ ھے جنھیں معصومین علیھم السلام نے خانہٴ خدا کے زائروں اور حاجیوں کی رہنمائی کے لئے بیان فرمایا ھے ۔امید ھے کہ حجاج کرام اس پر عمل کر کے خدا کی بارگاہ سے نزدیک اور الٰھی سفر کی نورانیتوں اور برکتوں سے مالامالھوں گے۔

سید علی قاضی عسکر
معاون آموزش و تحقیقات
بعثۂ رھبر انقلاب اسلامی

حج کا واجب ھونا

قَالَ عَلِی (ع):
”فَرَضَ عَلَيْكُمْ حَجَّ بَيْتِهِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلَهُ قِبْلَةً لِلْأَنْامِ “۔[1]
حضرت علی (ع)نے فرمایا:
”خداوند عالم نے اپنے اس محترم گھر کے حج کو تم پر واجب قرار دیا ھے جسے اس نے لوگوں کا قبلہ بنایا ھے“۔
قال علی (ع):
”فَرَضَ حَجَّہُ وَأَوْجَبَ حَقَّہُ وَکَتَبَ عَلَيْكُمْ وِفَادَتَہُ فَقَالَ سُبْحَانَہُ [2]
حضرت علی (ع)نے فرمایا:
”خدا وند عالم نے کعبہ کے حج کو واجب ،اس کے حق کی
(٢)ادائیگی کو لاز م اور اس کی زیارت کو تم پر مقرر کیا ھے پس وہ فرماتا ھے:”لوگوں پر خدا کا حق یہ ھے کہ جو بھی خدا کے گھر تک جانے کی استطاعت رکھتا ھے وہ بیت اللہ کی زیارت کے لئے جائے اور وہ شخص جو کفر اختیار کرتا ھے (یعنی حج انجام نھیں دیتا)تو خدا عالمین سے بے نیاز ھے “۔

حج کا فلسفہ
قال علی (ع):
”جَعَلَہُ سُبْحَانَہُ عَلاٰمَةً لِتَوَاضُعِهِمْ لِعَظَمَتِہِ و اَذعانَهُمْ لِعِزَّتِہِ“۔[3]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حضرت علی (ع)نے فرمایا:
”خدا وند عالم نے کعبہ کے حج کو علامت قرار دیا ھے تاکہ لوگ اس کی عظمت کے سامنے فروتنی کا اظھار کریں اور پروردگار عالم کے غلبہ نیز اس کی عظمت و بزرگواری کا اعتراف کریں “۔

قال علی (ع):
”جَعَلَہُ سُبْحَانَہُ لِلْإِسْلاٰمِ عَلَماًوَلِلْعَائِذِینَ حَرَماً“۔[4]

حضرت علی (ع)نے فرمایا:
”خدا وند عالم نے حج اور کعبہ کو اسلام کا نشان اور پرچم قرار دیا ھے اور پناہ لینے والے کے لئے اس جگہ کو جائے امن بنایا ھے“۔

دین کی تقویت کا سبب

قال علی (ع):
”۔۔۔وَالْحَجَّ تَقْوِیَةً لِلدِّینِ “[5]

حضرت علی (ع)نے فرمایا:
”۔۔۔اورحج کو دین کی تقویت کا سبب قرار دیاھے“۔

دلوں کا سکون

قال الباقر (ع):
”الحَجُّ تَسْکِینِ القُلُوبُ“[6]

امام محمد باقر (ع)فرماتے ھیں:
”حج دلوں کی راحت وسکون کا سبب ھے“۔

حج ترک کرنے والا

قال رسول اللہ (ص):
”مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَحُجَّ فَلْیَمُتْ اِنْ شَاءَ یَھُودِیّاً وَاِنْ شَاءَ نَصْرَانِیّاً“۔[7][8]

پیغمبر اسلام (ص)نے فرمایا:
”جو شخص حج انجام دیئے بغیر مر جائے (اس سے کھا جائے گا کہ) تو چاھے یھودی مرے یا نصرانی “۔
یھی مضمو ن ایک دوسری روایت میں امام جعفر صادق (ع) سے بھی نقلھواھے۔[9]

حج و کامیابی

”لوگوں نے امام محمد باقر (ع)سے دریافت کیا کہ حج کا نام حج کیوں رکھا گیاھے ؟تو آپ نے فرمایا:
”قَالَ حَجَّ فُلاٰنٌ أَيْ أَفْلَحَ فُلاٰنٌ“۔[10]
” فلاں شخص نے حج کیا یعنی وہ کامیابھوا “۔

حج کی اھمیت

محمد بن مسلم کھتے ھیں کہ :
امام محمد باقر (ع)یا امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:
”وَدَّ مَنْ في الْقُبُورِ لَوْ أَنَّ لَہُ حَجَّةً وَاحِدَةً بِالدُّنْیَا وَمَا فِیھَا“۔[11]
”مُردے اپنی قبروں میں یہ آرزو کرتے ھیں کہ اے کاش!وہ دنیا،اور دنیا میں جو کچھ بھی ھے دیدیتے اور اس کے عوض انھیں ایک حج کا ثواب مل جاتا “۔

حج کا حق

قال الإمام زَیْنُ العابِدِین(ع) فِي رسالَةِ الحُقُوق: ”حَقُّ الْحَجِّ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّہُ وِفَادَةٌ إِلَی رَبِّکَ وَفِرَارٌ إِلَیْہِ مِنْ ذُنُوبِکَ وَفِیہِ قَبُولُ تَوْبَتِکَ وَقَضَاءُ الْفَرْضِ الَّذِي أَوْجَبَہُ اللّٰہُ تَعَالیَ عَلَیْکَ“۔[12]

امام زین العابدین (ع) اپنے رسالۂ حقوق میں فرماتے ھیں:
"حج کا حق تم پر یہ ھے کہ جان لو حج اپنے پروردگار کے حضو رمیں تمھاری حاضری ھے اوراپنے گناہونسے اس کی جانب فرار ھے حج میں تمھاری توبہ قبولھوتی ھے اوریہ ایک ایسا فریضہ ھے جسے خدا وند عالم نے تم پر واجب کیا ھے"۔

خد اجوئی
قال الصادق (ع):
"مَنْ حَجَّ یُرِیدُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ لاٰ یُرِیدُ بِہِ رِیَاءً وَلاٰ سُمْعَۃً غَفَرَ اللّٰہُ لَہُ اَلْبَتَّۃَ".[13]
امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:
"جو شخص حج کی انجام دھی میں خدا کا ارادہ رکھتاھواور ریاکاری و شھرت کا خیال نہ رکھتاھو خدا وند عالم یقینا اسے بخش دے گا"۔

حج کا ثواب
قالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص):
"لَیْسَ لِلْحِجَّۃِ الْمَبْرُورَۃِ ثَوابٌ إلاَّ الجَنَّۃَ "۔[14]
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
"حج مقبول کا ثواب جنت کے سوا کچھ اور نھیں ھے"۔

حج کی تاثیر
ہشام بن حکم کھتے ھیں :
امام جعفر صادق (ع) نے فر مایا:
"مَامِن سَفَرٍأَبْلَغَ فِي لَحْمٍ وَلاٰدَمٍ وَلاٰجِلْدٍ وَلاٰ شَعْرٍ مِنْ سَفَرِ مَکَّۃَ وَمَا أَحَدٌ یَبْلُغُہُ حَتَّی تَنَالَہُ الْمَشَقَّۃُ"۔[15]
"مکہ کے سفر کی طرح کوئی سفر بھی انسان کے گوشت، خون، جلد، اور بالوں کوکا متاثر نھیں کرتا اور کوئی شخص سختی اور مشقت کے بغیر وھاں تک نھیں پہنچتا "۔

حج میں نیت کی اھمیت
قال الصادق(ع):
"لَمَّا حَجَّ مُوسَی(ع)نَزَلَ عَلَیْہِ جَبْرَئِیلُ فَقَالَ لَہُ مُوسَی یَا جَبْرَئِیلُ ۔۔مٰا لِمَنْ حَجَّ ھَذَا الْبَیْتَ بَنِیَّۃٍ صَادِقَۃٍ وَنَفَقَۃٍ طَیِّبَۃٍ؟قَالَ:فَرَجَعَ إِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ،فَأَوْحَی اللّٰہُ تَعَالیٰ إِلَیْہِ؛قُلْ لَہُ:أَجْعَلُہُ فِي الرَّفِیقِ الْأَعْلَی مَعَ النَّبِیِّینَ وَالصِّدِّیقِینَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصَّالِحِینَ وَحَسُنْ أُولَئِکَ رَفِیقاً"۔[16]
"جس وقت جناب موسیٰ نے حج کے اعمال انجام دیئے تو جبرئیل (ع) ان پر نازلھوئے جناب موسیٰ نے ان سے پوچھا: اے جبرئیل (ع)!
جو شخص اس گھر کا حج سچی نیت اور پاک خرچ سے بجا لائے اس کی جزا کیا مقررھوئی ھے جبرئیل کچھ جواب دیئے بغیر خدا وند عالم کی بارگاہ میں واپس گئے (اور اس کا جواب دریافت کیا)خداوند عالم نے ان پر وحی کی اور فرمایا:موسیٰ سے کہو کہ میں ایسے شخص کو ملکوت اعلیٰ میں پیغمبروں صدیقوں ،شھدااور صالحین کا ھم نشین قرا ر دوں گااور وہ بھترین رفیق اور دوست ھیں"۔

نور میں واردھونا
عبد الرحمان بن سمرۃ کھتے ھیں:ایک روز میں حضرت پیغمبر اکرم(ص) کی خدمت میں تھا کہ آنحضرت(ص)نے فرمایا:
"إِنِّي رَأَیْتُ الْبَارِحَۃَ عَجَائِبَ"۔
میں نے گذشتہ رات عجائبات کا مشاھدہ کیا ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہم نے عرض کی کہ اے رسو ل خدا (ص)!ہماری جان ہمارا خاندان اور ہماری اولاد آپ(ص)پر فداھوں آپ نے کیا دیکھا ہم سے بھی بیان فرمایئے:
فقال---
رَأَیْتُ رَجُلاً مِنْ أُمَّتِي مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ ظُلْمَةٌ وَمِنْ خَلْفِہِ ظُلْمَةٌ وَعَنْ یَمِینِہِ ظُلَمَةٌ وَعَنْ شِمَالِہِ ظُلْمَةٌ وَمِنْ تَحْتِہِ ظُلْمَةٌ ، مُسْتَنْقِعاً فِي الظُّلْمَةِ فَجَاءَ ہُ حَجُّہُ وَعُمْرَتُہُ فَأَخْرَجَاہُ مِنَ الظُّلْمَةِ وَأَدْخَلاٰہُ فِي النُّورِ---[17]
”فرمایا:میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے سامنے سے، پشت سے ، دائیں اور بائیں سے،اور قدموں کے نیچے سے ، اسے تاریکی نے گھیر رکھا تھا اور وہ ظلمت میں غرق تھا اس کا حج اور اس کا عمرہ اس کے پاس آئے اور انھوں نے اسے تاریکی سے نکال کر نور میں داخل کردیا “۔

حق کے حضور حاضری
قالَ عَلِیٌّ (ع):
اَلْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُاللّٰہِ،وَحَقٌّ عَلَی اللّٰہِ أَنْ یُکْرِمَ وَفْدَہُ وَیَحْبُوَہُ بِالْمَغْفِرَةِ۔[18]
حضرت علی(ع) فرماتے ھیں:
”حج اور عمرہ انجام دینے والا خدا کی بارگا ہ میں حاضرھونے والوں میں سے اور خدا پر ھے کہ اپنی بارگاہ میں آنے والے کا اکرام کرے اور اسے اپنی مغفرت و بخشش مینشامل قرار دے ‘ ‘۔

خدا وند عالم کی میزبانی
قال الصّادق (ع):
إِنَّ ضَیْفَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ حَجَّ وَ اعْتَمَرَ فَھُوَ ضَیْفُ اللّٰہِ حَتَّی یَرْجِعَ إِلَی مَنْزِلِہِ۔[19]
امام جعفر صادق نے فرمایا:
”جو شخص حج یا عمرہ بجالائے وہ خدا کا مہمان ھے اور جب تک وہ اپنے گھر واپس نہھو جائے ا س کا مہمان باقی رھتا ھے ‘ ‘ ۔

حج اور جھاد
قال رسول اللہ(ص):
جِھٰادُ الْکَبیرِ وَالصَّغیرِ وَالضَّعیفِ وَالْمَرأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔[20]
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
”عورتوناور کمزور لوگوں کا حج اور عمرہ بڑا جھاد اور چھوٹا جھاد ھے“۔

حج عمرہ سے بھتر ھے
قال رسول اللہ (ص):
اِعْلَمْ اَنَّ الْعُمْرَةَ ھِیَ الْحَجُّ الأصُغَرُ،وَاَنَّ عُمْرَةً خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیٰا وَمٰا فیھٰا وَحَجَّةً خَیْرٌ مِنْ عُمْرَةٍ۔[21]
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے عثمان بن ابی العاص سے فرمایا:
”جان لو کہ عمرہ حج اصغر ھے اور بلا شہ عمرہ دنیا اور جو کچھ اس کے اندر ھے ان سب سے بھتر ھے ،نیز یہ بھی جان لو کہ حج عمرہ سے بھتر ھے“ ۔

گناہ دُھل جاتے ھیں
قال رسول اللہ (ص):
اَیُّ رَجُلٍ خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِہِ حٰاجاًاَوْ مُعْتَمِراً، فَکُلَّمٰا رَفَعَ قَدَماًوَ وَضَعَ قَدَماً،تَنٰاثَرَتِ الذُّنُوبُ مِنْ بَدَنِہِ کَمٰایَتَنٰا ثَرُ الْوَرَقُ مِنَ الشَّجَرِ،فَاِذَا وَرَدَ الْمَدِیْنَةَ وَصٰافَحَنی بِالسَّلاٰمِ،صٰافَحَتْہُ الْمَلاٰئِکَةُ بِالسَّلاٰمِ،فَاِذَا وَرَدَ ذَالْحُلَیْفَةَ وَاغْتَسَلَ،طَھَّرَہ اللّٰہُ مِنَ الذُّنُوبِ،وَاِذَا لَبِسَ ثَوْبَیْنِ جَدیدَیْنِ،جَدَّدَ اللّٰہُ لَہُ الْحَسَنٰاتِ وَ اِذَا قَالَ:اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، اَجٰابَہُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ:”لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ،اَسْمَعُ کَلاٰمَکَ وَاَنْظُرُ اِلَیْکَ،فَاِذَا دَخَلَ مَکَّةَ وَ طٰافَ وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفٰاوَالْمَرْوَةَ وَصَلَ اللّٰہُ لَہُ الْخَیْراتِ---[22]
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”جو شخص حج وعمرہ کے لئے اپنے گھر سے باھر نکلتا ھے پس جو قدم بھی وہ اٹھاتا اور زمین پر رکھتا ھے اس کے بدن سے گناہ یوں گرتے جاتے ھیں جیسے درختوں سے پتے چھڑتے ھیں،
پس جب وہ شخص مدینہ میں واردھوتا ھے اور سلام کے
ذریعہ مجھ سے مصافحہ کرتا ھے تو فرشتے بھی سلام کے ذریعہ اس سے ھاتھ ملاتے ھیں اور مصافحہ کرتے ھیں اور جب وہ ذولحلیفہ (مسجد شجرہ) میںواردھو کر غسل کرتا ھے تو خدا وند عالم اسے گناہوں سے پاک کردیتا ھے۔
جب وہ احرام کے دو جامہ اپنے تن پر لپٹتا ھے تو خدا وند عالم اسے نئے حسنات اور ثواب عطا کرتا ھے جب وہ ”لبیک اللھم لبیک “کھتا ھے تو خداوند عزوجل اسے جواب دیتےھوئے فرماتا ھے ”لبیک و سعدیک“ میں نے تیرا کلام اور تیری آواز سنی اور (عنایت کی نظر)تجھ پر ڈال رھاھوں اور جب وہ مکہ میں واردھوتاھے اور طواف نیز صفا ومروہ کے درمیان سعی انجام دیتا ھے تو خد اوند عالم ھمیشہ کی نیکیاں اور خیرات اس کے شامل حال کر دیتا ھے“۔

دعا کی قبولیت

قالَ رَسُولُ اللّٰہ (ص):
اَرْبَعَةٌ لا تُرَدُّ لَھُمْ دَعْوَةٌ حَتّٰی تُفْتَحَ لَھُمْ اَبْوٰابُ السَّمٰاءِ وَتَصیرَ اِلَی الْعَرْشِ:
اَلْوٰالِدُ لِوَلَدِہِ،وَالْمَظْلُومُ عَلٰی مَنْ ظَلَمَہُ، وَالْمُعْتَمِرُحَتّٰی یَرْجِعَ ، والصّٰائِمُ حَتّٰی یُفْطِرَ۔[23]
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
”چار لوگ ایسے ھیں جن کی دعا رد نھیںھوتی یھاں تک کہ آسمان کے دروازے ان کے لئے کھو ل دیئے جاتے ھیں اور دعائیں عرش الٰھی تک پہنچ جاتی ھیں :
۱۔باپ کی دعا اولاد کے لئے ،
۲۔مظلوم کی دعا ظالم کے خلاف،
۳۔عمرہ کرنے والے کی دعا جب تک کہ وہ اپنے گھر واپس آجائے ۔
۴۔روزہ دار کی دعا یھاں تک کہ وہ افطار کر لے ۔

دنیا بھی اور آخرت بھی

قالَ رَسُولُ اللّٰہ (ص):
مَنْ اَرٰادَا لدُّنْیٰاوَالآخِرَةَ فَلْیَؤُمَّ ھٰذَاالبَیْتَ،فَمٰا أَتٰاہُ عَبْدٌ یَسْأَلُ اللّٰہَ دُنْیٰا اِلاَّ أَعْطٰاہُ اللّٰہُ مِنْھٰا،وَلایَسْأَلُہُ آخِرَةً اِلاَّادَّخَرَلَہُ مِنْھٰا۔[24]
رسو ل خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
”جو شخص دنیا اور آخرت کو چاھتا ھے وہ اس گھر کی طرف آنے کا ارادہ کرے بلاشبہ جوبھی اس جگہ پر آیا اور اس نے خدا
سے دنیا مانگی تو خداوند عالم نے اس کی حاجت پوری کردی نیز یہ کہ اگر خدا وند عالم سے اس نے آخرت طلب کی تو خدا وند عالم نے اس کی یہ دعا بھی قبول کی اور اسے اس کے لئے ذخیرہ کردیا“۔

آگاھی کے ساتھ حج

قالَ رَسُولُ اللّٰہ (ص):في خُطْبَتِہِ یَوْمَ الْغَدیر: مَعٰاشِرَ النّٰاسِ، حُجُّواالْبَیْتَ بِکَمٰالِ الدّینِ وَالتَّفَقُّہ، وَلا تَنْصَرِفُواعَنِ الْمَشٰاھِدِ اِلاَّ بِتَوْبَةٍ واِقْلاٰعٍ۔ [25]
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے یوم غد یر کے خطبہ میں فرمایا:
”اے لوگو! خانہٴ خدا کا حج پوری آگاھی اور دینداری سے کرو ، اوران متبرک مقامات سے توبہ اور گناہوں کی بخشش کے بغیر واپس نہ لوٹو “۔

شرط حضور

قَالَ أَبُو عَبْدِاللّٰہِ (ع)کاَنَ أَبِي یَقُولُ:
مَنْ أَمَّ ھَذَاالْبَیْتَ حَاجّاً أَوْمُعْتَمِراًمُبَرَّاً مِنَ الْکِبْرِ رَجَعَ مِنْ ذُنُوبِہِ کَھَیْئَةِ یَوْمَ وَلَدَتْہُ أُمُّہُ۔[26]
امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:
”میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص حج یا عمرہ کے لئے اس گھر کی طرف روانہھو اور خود کو

کبر و خود پسندی سے دور رکھے تو وہ گناہوں سے اسی طرح پاکھو جاتا ھے جیسے اسے اس کی ماں نے ابھی پیدا کیاھو“۔

حج کی برکتیں
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع)قَالَ:قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (ع):
حَجُّوا وَاعْتَمِرُوا،تَصِحَّ أَبْدَانُكُمْ،وَتَتَّسِعَ أَرْزَاقُكُمْ،وَتُكْفَوْا مَؤُونَاتِ عِيَالِكُمْ،وَقَالَ:الْحَاجُّ مَغْفُورٌ لَہُ وَمَوْجُوبٌ لَہُ الْجَنَّةُ،وَمُسْتَأْنَفٌ لَہُ الْعَمَلُ،وَمَحْفُوظٌ فِي أَهْلِہِ وَمَالِہِ۔[27]
امام جعفر صادق (ع)سے روایت ھے کہ آپ نے فرمایا:
” علی بن الحسین علیھما السلام فرماتے تھے کہ:حج اور عمرہ بجالاؤتاکہ تمھارے جسم سالم،تمھاری روزیانزیادہ اور تمھار ے خانوادہ اور زندگی کا خرچ پوراھو آپ مزید فرماتے تھے:حاجی بخش دیا جاتا ھے جنت اس پر واجبھو جاتی ھے ، اس کا نامۂ
عمل پاک کر کے پھر سے لکھا جاتا ھے اور اس کا مال اور خاندان امان میں رھتے ھیں“۔

جو حج قبول نھیں
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ(ع)قَالَ:
مَنْ أَصَابَ مَالاً مِنْ أَرْبَعٍ لَمْ يُقْبَلْ مِنْہِ فِي أَرْبَعٍ: مَنْ أَصَابَ مَالاً مِنْ غُلُولٍ أَوْ رِبًا أَوْ خِيَانَةٍأَوْ سَرِقَةٍ لَمْ يُقْبَلْ مِنْہُ فِي زَكَاةٍ وَلاٰ صَدَقَةٍ وَلاٰحَجٍّ وَلاٰ عُمْرَةٍ۔[28]
امام محمد باقر (ع)فرماتے ھیں:
”جو شخص چار طریقوں سے مال اور پیسہ حاصل کرے اس کا خرچ کرنا چار چیزوں میں قبول نھیں ھے :
جو شخص آلودگی اور فریب کی راہ سے،سودکے ذریعہ، خیانت کے ذریعہ اور چوری کے ذریعہ پیسہ حاصل کرے تو اس کی زکات ، صدقہ،حج اور عمرہ کرنا قبول نھیں ھے ‘ ‘ ۔

مال حرام کے ذریعہ حج
قال أبو جعفر(ع):
لا يَقْبَلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ حَجّاًوَلاٰعُمْرَةً مِنْ مالٍ حَرامٍ۔[29]
امام محمد باقر(ع) فرماتے ھیں:
”خدا وند عالم حرام مال کے ذریعہ کئے جانے والے حج و عمرہ کو قبول نھیں کرتا “۔

حاجی کا اخلاق
عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ(ع) قَالَ:
مَا يُعْبأُ مَنْ يَسْلُكُ هَذَا الطَّرِيقَ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْہِ ثَلاٰثُ خِصَالٍ: وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنْ مَعَاصِي اللّٰہِ،وَحِلْمٌ يَمْلِكُ بِہِ غَضَبَہُ،وَ حُسْنُ الصُّحْبَةِ لِمَنْ صَحِبَہُ۔[30]
امام محمد باقر (ع)نے فرمایا :
” جو شخص حج کے لئے اس راہ کو طے کرتا ھے اگر اس میں تین خصلتیں نہھوں تو وہ خدا کی توجہ کا مرکز نھیں بنتا :
۱۔تقویٰ وپرھیز گاری جو اسے گناہ سے دور رکھے۔
۲۔صبر وتحمل جس کے ذریعہ وہ اپنے غصہ پر قابو رکھے۔
۳۔اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک ۔

کامیاب حج
قال رسول اللہ (ص):
مَنْ حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَمْ يَرْفَثْ وَلَمْ يَفْسُقْ يَرْجِعُ كَهَيْئَةِ يَومٍ وَلَدَتْہُ أُمُّہُ۔[31]
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

''جس نے حج یا عمرہ کیا اورکوئی فسق وفجور انجام نہ دیا تو وہ اس شخص کی طرح پاک واپسھوتا ھے جیسے اس کی ماں نے اسے ابھی پیدا کیا ھے''۔

حج کی قسمیں
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:
الْحَجُّ حَجَّانِ:حَجُّ اللّٰہِ،وَحَجُّ لِلنَّاسِ،فَمَنْ حَجَّ لِلّٰہِ کَانَ ثَوَابُہُ عَلَی اللّٰہِ الْجَنَّۃَ،وَمَنْ حَجَّ لِلنَّاسِ کَانَ ثَوَابُہُ عَلَی النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔[32]
امام جعفر صادقٍ(ع)فرماتے ھیں:

حج کی دو قسمیں ھیں:
''خدا کے لئے حج اور لوگوں کے لئے حج،پس جو شخص خدا
کے لئے حج بجالایا اس کی جزا وہ خدا سے جنت کی شکل میں حاصل کرے گا اور جو شخص لوگوں کے دکھانے کے لئے حج کرتا ھے اس کی جزا قیامت کے دن لوگوں کے ذمہ ھے ''۔

حاجیوں کی قسمیں
معاویہ ابن عمار کھتے کہ امام صادق (ع)نے فرمایا:
الْحَاجُّ یَصْدُرُونَ عَلَی ثَلاٰثَۃِ أَصْنَافٍ:فَصِنْفٌ یُعْتَقُونَ مِنَ النَّارِ،وَصِنْفٌ یَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِہِ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ أُمُّہُ،وَصِنْفٌ یُحْفَظُ فِي أَہْلِہِ وَمَالِہِ،فَذَلِکَ أَدْنَی مَا یَرْجِعُ بِہِ الْحَاجُّ۔[33]

'' حاجی تین قسم کےھوتے ھیں :
ایک گروہ جہنم کی آگ سے رھائی پاتا ھے ،دوسرا گروہ گناہوں سے اس طرح پاکھوتا ھے جیسے وہ ابھی اپنی ماں کے بطن سے پیداھوا ھو، اور تیسرا گروہ وہ ھے0 کہ اس کا خاندان اور اس کا مال محفوظھوجاتا ھے اور یہ وہ کمترین جزا ھے جس کے ساتھ حاجی واپسھوتے ھیں''۔

ناکام حاجی
قال رسول اللہ (ص):
یَأتي عَلَی النَّاسِ زَمانٌ یَحُجُّ أغنِیاءُ أمَتِّي لِلنُّزھَۃِ،وَأَوْساطُھُمْ لِلْتِجارۃِ،وَقُرّاوُٴ ھُمْ للریّاءِ وَالسَّمْعَۃِ وَفُقَرائُھُم لِلمسألۃِ۔(۱)
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ میری امت کے دولت مندلوگ سیرو تفریح کے لئے اور درمیانی طبقہ کے لوگ تجارت کے لئے قاری حضرات ریاکاری اور شہرت کے لئے اور فقرا مانگنے کے لئے حج کو جائیں گے ''۔

اپنے ہمراھیوں کے ساتھ سلوک
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰہِ(ع):
وَطِّنْ نَفْسَکَ عَلَی حُسْنِ الصِّحَابَۃِ لِمَنْ صَحِبْتَ فِي حُسْنِ خُلْقِکَ،وَکُفَّ لِسَانَکَ،وَاکْظِمْ غَیْظَکَ،وَأَقِلَّ لَغْوَکَ،وَتَفْرُشُ عَفْوَکَ، وَتَسْخُو نَفْسَکَ۔[34]
امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:
''خود کو آمادہ کرو تاکہ جس شخص کے بھی ھمراہ سفر کرو اچھے اور خوش اخلاق ساتھی رہو اور اپنی زبان کو قابو میں رکھو ،اپنے غصہ کو پی جاوٴ،بیہودہ وبے فائدہ کام کم کرو ،اپنی بخشش کو دوسروں کے لئے وسیع کرو،اور سخا وت کرنے والے رہو''۔

راہ کی اذیت
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:
مَنْ أَمَاطَ أَذًی عَنْ طَرِیقِ مَکَّۃَ کَتَبَ اللّٰہُ لَہُ حَسَنَۃً وَمَنْ کَتَبَ لَہْ حَسَنَۃً لَمْ یُعَذِّبْہُ۔[35]
امام جعفر صادق نے فرمایا:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

"جو شخص مکہ کی راہ میں اذیت و تکلیف اٹھا ئے خدا وند عالم اس کے لئے نیکی لکھتا ھے اور جس شخص کے لئے خداوند عالم نیکی لکھتا ھے اسے عذاب نہیں دیتا "۔

حج کی راہ میں موت

قال الصادق(ع):

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ(ع)

قَالَ: مَنْ مَاتَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ ذَاهِباًأَوْ جَائِياً أَمِنَ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[36]

عبد اللہ ابن سنان سے روایت ھے کہ امام جعفر صادق(ع)نے فرمایا:

"جو شخص مکہ کی راہ میں جاتے وقت یا واپسھوتے وقت مرجائے وہ قیامت کے دن کے عظیم خوف ھراس سے امان میں ر ھے گا "۔

حج میں انفاق کرنا

قال الصادق (ع):

"دِرْهَمٌ فِي الْحَجِّ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِيْ أَلْفٍ فِيمَا سِوَى ذَلِکَ مِنْ سَبِيلِ اللّٰہِ "۔[37]

امام جعفر صادق (ع)فرماتے ھیں:

"حج کی راہ میں ایک درھم خرچ کرنا حج کے علاوہ کسی اور دینی راہ میں بیس لاکھ درھم خرچ کرنے سے بھتر ھے"۔

احرام کا فلسفہ

عَنِ الرِّضَا(ع):

فَإِنْ قَالَ:فَلِمَ أُمِرُوا بِالإِحْرٰامِ؟قيل:لِأَ ن يَتَخَشَّعُوا قَبْلَ دُخُولِ حَرَمَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاَمْنِہِ وَلِئَلاَّ يَلْهُوا وَيَشْتَغِلُوا بِشَيْءٍ مِنْ أمُرِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا وَالَّذَّاتِهَا وَيَكُونُوا جَادِّينَ فِيمَا هُمْ فِيہِ قَاصِدِينَ نَحْوَہُ،مُقْبِلِينَ عَلَيْہِ بِكُلِّيَّتِهِمْ،مَعَ مَا فِيہِ مِنَ التَّعْظِيمِ لِلّٰہِ تَعَالٰى وَلِبَيْتِہِ،وَالتَّذَلُّلِ لِأَنْفُسِهِمْ عِنْدَ قَصْدِ هِمْ إِلَى اللّٰہِ تَعَالٰىٰ وَوِفَادَتِهِمْ إِلَيْہِ، رَاجِينَ ثَوَابَہُ،رَاهِبِينَ مِنْ عِقَابِہِ،مَاضِينَ نَحْوَہُ مُقْبِلِينَ إِلَيْہِ بِالذُّلِّ وَالِاسْتِكَانَةِ وَالْخُضُوعِ۔[38]

امام علی رضا (ع)نے فرمایا:

"اگر یہ کھا جائے کہ لوگوں کواحرام پہننے کا حکم کیوں دیا گیا ھے ؟ تو یہ کھا جائے گا کہ :اس لئے کہ لوگ اللہ کے حرم اور امن وامان کی جگہ میں واردھونے سے پھلے خاشع اور منکسر مزاجھوں ، امور دنیا ،اس کی لذتوںاور زینتوں میں سے کسی بھی چیز میں خودکو مشغول نہ کریں جس کام کے لئے آئے ھیںاور جس کا ارادہ رکھتے ھیں اس پر صابر رھیں اور پورے وجود سے اس پر عمل کریں۔ اس کے علاوہ احرام میں خدااور اس کے گھر کی تعظیم۔ اپنی فروتنی اور باطنی ذلت وحقارت ، خدا کی طرف قصد

اور اس کے حضور واردھونا ھے،جب کہ وہ اس سے جزا کی امید رکھتے ھیں اس کے عقاب اور سزا سے خوف زدہ ھیں اور انکسار وفروتنی اور ذلت خوا ری کی حالت میں اس کی طرف رخ کئےھوئے ھیں"۔

احرام کا ادب

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰہِ(ع):

إِذَا أَحْرَمْتَ فَعَلَيْکَ بِتَقْوَى اللّٰہِ،وَذِكْرِ اللّٰہِ كَثِيراً،وَقِلَّةِ الْكَلاٰمِ إِلاَّ بِخَيْرٍ،فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَنْ يَحْفَظَ الْمَرْءُ لِسَانَہُ إِلاَّ مِنْ خَيْرٍ۔[39]

امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا :

"جب محرمھو جاؤ تو تم پر لازم ھے کہ باتقویٰ رہو ،خدا کو بھت یاد کرو ،نیکی کے علاوہ کوئی بات نہ کرو کہ بلا شبہ حج اور عمرہ کا کاملھونا یہ ھے کہ انسان اپنی زبان کو نیکی کے علاوہ کسی اور امر میں نہ کھو لے "۔

حقیقی لبیک

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص): مَا مِنْ مُلَبٍّ يُلَبِّى اِلاَّ لَبّٰى مَا عَنْ يَمِينِہِ وَشِمٰالِہِ

مِنْ حَجَرٍاَوْ شَجَرٍاَ ْومَدَرٍحَتّٰی تَنْقَطِعَ الاَرْضُ مِنْ ھٰا ھُنَا وَھٰاھُنَا۔[40]
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
”کوئی شخ-ص لبیک نھیں کھتا مگر یہ کہ اس کے دائیں بائیں ،پتھر درخت ،ڈھیلے اس کے ساتھ لبیک کھتے ھیں یہاں تک کہ وہ زمین کو یھاں سے وھاں تک طے کر لے “۔

حج کا نعرہ
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص): أَتَانِي جَبْرَئِیلُ(ع) فَقَالَ:
اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَاْ مُرُکَ اَنْ تَأْمُرَ أَصْحَابَکَ أَنْ یَرْفَعُوا أَصْوَاتَھُمْ بِالتَّلْبِیَةِ فَإِنَّھَا شِعَارُ الْحَجِّ۔[41]
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
”جبرئیل میرے پاس آئے اور کھا کہ خدا وند عالم آپ کو حکم دیتا ھے کہ اپنے ساتھیوں اوراصحاب کو حکم دیں کہ بلند آواز سے لبیک کھیں کیونکہ یہ حج کا نعرہ ھے “۔

معرفت کے ساتھ واردھونا
قَالَ الْبَاقِرُ(ع):
مَنْ دَخَلَ ھَذَا الْبَیْتَ عَارِفاً بِجَمِیع ما أَوْجَبَہُ اللّٰہ عَلَیْہِ کٰانَ أٰمِناً فِي الآخِرَةِ مِنَ الْعَذَابِ الدّٰائِمِ۔[42]
امام محمد باقر (ع)فرماتے ھیں :
”جو شخص اس گھر میں اس عرفان کے ساتھ داخلھو کہ جو کچھ خداوند عالم نے اس پر واجب کیا ھے اس سے آگاہ رھے تو قیامت میں دائمی عذاب سے محفوظ رھے گا“۔

خدا کے غضب سے امان
عبد اللہ بن سنان کھتے ھیں کہ میں نے امام جعفر صادق ں سے پوچھا :”کہ خدا وند عالم کا ارشاد ”ومن دخلہ کان آمناً“[43]
”یعنی جو شخص اس میں داخلھو وہ امان میں ھے اس سے مراد گھر ھے یا حرم ؟
قَالَ:مَنْ دَخَلَ الْحَرَمَ مِنَ النَّاسِ مُسْتَجِیراً بِہِ فَھُوَ آمِنٌ مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ --- ۔[44]
”امام (ع)نے فرمایا:جو شخص بھی حرم میں داخلھو اور وھاں پناہ حاصل کرے وہ خدا کے غضب سے امان میں رھے گا “۔

مکہ خدا و رسول کا حرم
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:
مَکَّةُ حَرَمُ اللّٰہِ وَحَرَمُ رَسُولِہِ وَحَرَمَ أَمِیرِ الْمُوٴْمِنِینَ (ع)،الصَّلاٰةُ فِیھَابِمِائَةِ أَلْفِ صَلاٰةٍ، وَالدِّرْھَمُ فِیھَ ابِمِائَةِ أَلْفِ دِرْھَم،وَالْمَدِینَةُ حَرَمُ اللّٰہِ وَحَرَمُ رَسُولِہِ وَحَرَمُ أَمِیرِ الْمُوٴْمِنِینَ۔ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمَا۔الصَّلاٰةُ فِیھَا بِعَشَرَةِ آلاٰف صَلاٰةٍ وَ الدِّرْھَمُ فِیھَا بِعَشَرَةِ آلاٰفِ دِرْھَمٍ۔[45]
امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں :
”مکہ خدا وندعالم ،اس کے رسول(ص)(پیغمبر اکرم (ص)) اور امیر المومنین کا حرم ھے اس میں ایک رکعت نماز ادا کرنا ایک لاکھ رکعت کے برابر ھے۔ ایک درھم انفاق کرنا ایک لاکھ درھم
خیرات کرنے کے برابر ھے۔ مدینہ (بھی)اللہ ،اس کے رسول اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب (ع)کا حرم ھے اس میں پڑھی جانے والی نماز دس ہزار نماز کے برابر اور خیرات کیا جانے والا ایک درھم دس ہزار درھم کے برابر ھے “۔

مسجد الحرام میں داخل ھونے کے آدا ب
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:
إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَادْخُلْہُ حَافِیاً عَلَی السَّکِینَةِ وَالوَقَارِ وَالْخُشُوعِ--- ۔[46]
امام جعفر صادق (ع)فرماتے ھیں :

’’جب تم مسجد الحرام میں داخلھوتو پابرہنہ اور سکون ووقار نیز خوف الٰھی کے ساتھ داخلھو ‘‘۔

جنت کے محل
قَالَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (ع):
أَرْبَعَةٌ مِنْ قُصُورِ الْجَنّةِ فِي الدُّنْيَا:الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ،وَمَسْجِدُ الرَّسُولِ (ص)، وَ مَسْجِدُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَمَسْجِدُ الْكُوفَةِ؛[47]
حضرت علی ابن ابی طالب (ع)فرماتے ھیں :
’’چار جگھیں دنیا میں جنت کے محل ھیں :
۱۔مسجد الحرام ، ۲۔مسجد النبی(ص) ، ۳۔مسجد الاقصیٰ، ۴۔مسجد کوفہ ،

حرمین میں نماز
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شَيْبَةَقَالَ:
كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ(ع) أَسْأَلُهُ عَنْ إِتْمَامِ الصَّلاةِ فِي الْحَرَمَيْنِ،فَكَتَبَ إِلَيَّ:كَانَ رَسُولُ اللهِ يُحِبُّ إِكْثَارَالصَّلاةِ فِي الْحَرَمَيْنِ فَأَكْثِرْفِيهِمَا وَأَتِمَّ-[48]
ابراھیم بن شیبہ کھتے ھیں کہ:
میں نے امام محمد باقر(ع) کو خط لکھا اور اس میں مکہ اور مدینہ میں پوری نماز اداکرنے کے سلسلہ میں دریافت کیا امام (ع)نے جواب میں تحریر فرمایا:
’’ رسول خدا (ص)ھمیشہ مسجد الحرام اور مسجد النبی میں زیادہ نماز پڑھنا پسند کرتے تھے پس ان دو جگہوں پر نماز یں زیادہ پڑھو اور اپنی نماز بھی پوری ادا کرو‘‘۔

مکہ میں نماز جماعت
عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ،عَنْ أَبِيالْحَسَنِ (ع)قَالَ:
سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي جَمَاعَةٍ فِي مَنْزِلِهِ بِمَكَّةَ أَفْضَلُ أَوْ وَحْدَهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ: وَحْدَهُ۔[49]
احمد ابن محمد ابن ابی نصرکھتے ھیں :
’’میں نے حضرت علی بن موسیٰ الرضا(ع) سے دریافت کیا اگر کوئی شخص مکہ میں نماز جماعت اپنے گھر میں ادا کرے یہ افضل ھے یا مسجد الحرام میں فرادیٰ نماز اداکرنا افضل ھے فرمایا: فرادیٰ (مسجد الحرام میں)‘‘ ۔

اھل سنت کے ساتھ نماز
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ،قَالَ:
’’قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ(ع):يَا إِسْحَاقُ أَ تُصَلَّي مَعَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ:صَلِّ مَعَهُمْ فَإِنَّ الْمُصَلِّي مَعَهُمْ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ كَالشَّاهِرِ سَيْفَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ‘‘-[50]
اسحاق ابن عمار کھتے ھیں :
’’امام جعفر صادق (ع)نے مجھ سے فرمایاکہ: اے
اسحاق!کیا تم ان لوگوں (اھل سنت)کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرتے ھو؟میں نے عرض کیا ھاں!حضرت (ع)نے فرمایا:ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو بلاشبہ جو شخص ان لوگوں کے ھمراہ پھلی صف میں نماز پڑھے وہ اس مجاھد کے مانند ھے جو خدا کی راہ میں تلوار چلا رھاھواور دشمنان دین کے ساتھ جنگ کررھاھو ‘ ‘۔

کعبہ چوکور کیوں ھے؟
رُوِيَ أَنَّهُ إِنَّمَا سَمِّيَتْ كَعْبَةً لِأَنَّهَا مُرَبَّعَةٌ وَصَارَتْ مُرَبَّعَةً لِأَنَّهَا بِحِذَاءِ الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَهُوَ مَرَبَّعٌ وَصَارَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ مُرَبَّعاً لِأَنَّهُ بِحِذاءِ الْعَرْشِ وَهُوَمُرَبَّعٌ، وَصَارَالْعَرْشُ مُرَبَّعاً،لِأَنَّ الْكَلِمَاتِ الَّتِي بُنِيي عَلَيْهَا الْإِسْلامُ أَرْبَعٌ:وَهِيَ :سُبْحَانَ اللهِ ، وَالْحَمْدُ لِلهِ،وَلا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ-(۱)[51]
شیخ صدوق ۺ فرماتے ھیں:
’’ایک روایت میں آیا ھے کہ کعبہ کو کعبہ اس لئے کھا گیا ھے کہ وہ چوکور ھے اور وہ چوکو اس لئے بنا یاگیا ھے کہ اسی کے مقابل (آسمان اول پر) بیت المعمور چوکور بنایا گیا ھے اس کی وجہ یہ ھے کہ وہ عرش خدا کے مقابل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ھے جو چوکور ھے اور عرش خدا بھی اس لئے چوکور ھے کہ اس کی بنیاد اسلام کے چار کلموں پر ھے اور وہ یہ ھیں :''سُبْحَانَ اللّٰہِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ،وَلاٰ إِلٰہَ إِلاَّ اللّٰہُ،وَاللّٰہُ أَکْبَرُ''۔

کعبہ کی طرف دیکھنا

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:

مَنْ نَظَرَإِلَی الْکَعْبَةِ لَمْ یَزَلْ تُکْتَبُ لَہُ حَسَنَةٌ وَتُمْحَی عَنْہُ سَیِّئَةٌ، حَتَّی یَنْصَرِفَ بِبِصَرِہِ عَنْہَا۔[52]

امام جعفر صادق (ع)فرمایا :

''جو شخص کعبہ کی طرف دیکھے ھمیشہ اس کے لئے حسنات لکھے جاتے ھیں اور اس کے گناہ محو کئے جاتے ھیں جب تک وہ اپنی نگاھیں کعبہ سے ہٹا نھیں لیتا ''۔

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:

النَّظَرُ إِلَی الْکَعْبَةِ عِبَادَةٌ،وَالنَّظَرُ إِلَی الْوَالِدَیْنِ عِبَادَةٌ،وَالنَّظَرُ إِلَی الْإِمَامِ عِبَادَةٌ۔[53]

امام جعفرصادق (ع)نے فرمایا:

''کعبہ کی طرف دیکھنا عبادت ھے ،ماں باپ کی طرف دیکھنا عبادت ھے،اور امام کی طرف دیکھنا عبادت ھے''۔

الٰھی لمحہ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:

إِنَّ لِلْکَعْبَةِ لَلَحْظَةً فِي کُلِّ یَوْمٍ یُغْفَرُ لِمَنْ طَافَ بِہَا أَوْ حَنَّ قَلْبُہُ إِلَیْہَا أَوْ حَسَبَہُ عَنْہَا عُذْرٌ۔[54]

امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:

''بلا شبہ کعبہ کے لئے ھر روز ایک لمحہ (ایک وقت)ھے کہ خدا وند عالم اس میں کعبہ کا طواف کرنے والوں اور ان لوگوں کو جن کا دل کعبہ کے عشق سے لبریز ھے نیز ان لوگوں کو جو کعبہ کی زیارت کے مشتاق ھیں لیکن ان کی راہ میں رکاوٹیں ھیں ،بخش دیتا ھے''۔

برکتوں کا نزول

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:

إِنَّ لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ حَوْلَ الْکَعْبَةِ عِشْرِینَ وَمِائَةَ رَحْمَةٍ مِنْہَا سِتُّونَ لِلطَّائِفِینَ وَأَرْبَعُونَ لِلْمُصَلِّینَ وَعِشْرُونَ لِلنَّاظِرِینَ۔[55]

امام جعفر صادق (ع)فرماتے ھیں:

''خدا وند عالم اپنی ایک سو بیس رحمتیں کعبہ کے اوپر نازل کرتا ھے جن میں سے ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے ،چالیس رحمتیں نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیس رحمتیں کعبہ کی طرف دیکھنے والوں کے لئےھوتی ھیں''۔

دین اور کعبہ کا ربط

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:

لاٰ یَزَالُ الدِّینُ قَائِماً مَا قَامَتِ الْکَعْبَةُ۔[56]

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ھیں :

''جب تک کعبہ قائم ھے اس وقت تک دین بھی اپنی جگہ بر قرار رھے گا''۔

یہ عمل منع ھے

محمد ابن مسلم کھتے ھیں کہ: میننے امام صادق نسے سنا آپ فرما رھے تھے:

قال الصادق (ع):

لاٰ یَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ یَأْخُذَ مِنْ تُرْبَةِ مَا حَوْلَ الْکَعْبَةِ وَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذَلِکَ شَیْئاً رَدَّہُ۔[57]

'' کسی شخص کے لئے یہ درست نھیں ھے کہ کعبہ اور اس کے اطراف کی مٹی اٹھائے اور اگر کسی نے اٹھا ئی ھے تواسے واپس کر دے''۔

کعبہ کا پردہ

عَنْ جَعفر ،عَنْ أبيہِ علیھما السلام:
أَنَّ عَلِیّاً کَانَ یَبْعَثُ بِکِسْوَۃِ الْبَیْتِ فِي کُلِّ سَنَۃٍ مِنَ الْعَرٰاقِ-[58]
امام محمد باقر (ع)نے فرمایا:
”بلا شبہ حضرت علی ابن ابی طالب(ع) ھر سال عراق سے کعبہ کا پردہ بھیجتے تھے “۔

امام زمانہ(ع) کعبہ میں
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْیَرِیِّ أَنَّہُ قَالَ: سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عُثْمَانَ الْعُمْرِیَّ -رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ - فَقُلْتُ لَہُ:رَأَیْتَ صَاحِبَ ھَذَا الْأَمْرِ ؟فَقَالَ:نَعَمْ وَآخِرُ عَھْدِي بِہِ عِنْدَ بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ وَھُوَ یَقُولُ:اللَّھُمَّ أَنْجِزْ لِي مَاوَعَدْتَنِي-[59]
عبد اللہ ابن جعفر حمیری کھتے ھیں:
”میں نے محمد بن عثمان عمری سے پوچھا کیا تم نے امام زمانہ(ع) کو دیکھا ؟انھوں نے جواب دیا ھاں!میننے آخری بار انھیں کعبہ کے نزدیک دیکھا کہ حضرت (ع)فرمارھے تھے اے میرے اللہ !جس چیز کا تونے مجھ سے وعدہ کیا ھے اسے پورا فر ما “۔

حجر اسود
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص):
اَلْحَجَرُ یَمِینُ اللّٰہِ فِي الأَرْضِ،فَمَنْ مَسَحَ یَدَہُ عَلَی الْحَجَرِ فَقَدْ بٰایَعَ اَللّٰہَ اَنْ لاٰ یَعْصِیَہُ-[60]
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
”حجر اسود زمین میں خدا کے داہنے ھاتھ کے مانند ھے پس جو شخص اپنا ھاتھ حجر اسود پر پھیرے اس نے اس بات پر اللہ کی بیعت کی ھے کہ اس کی معصیت ونافرمانی نھیں کرے گا“۔

حجر اسود کو دور سے چومنا
عَنْ سَیْفٍ التَّمَّارِ قَالَ:
قُلْتُ لِأَ بِي عَبْدِ اللّٰہِ أَتَیْتُ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ فَوَجَدْتُ عَلَیْہِ زِحَاماً فَلَمْ أَلْقَ إِلاَّ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِنَا فَسَأَلْتُہُ فَقَالَ:لاٰبُدَّ مِنِ اسْتِلاٰمِہِ فَقَالَ:إِنْ وَجَدْتَہُ خَالِیاً وَإِلاَّ فَسَلِّمْ مِنْ بَعِیدٍ-[61]
سیف ابن تمار کھتے ھیں”میں نے امام جعفرصادق سے عرض کیا :
”میں حجر اسود کے قریب آیا وھاں جمعیت بھت زیادہ تھی میں نے اپنے ساتھیوں میں سے ھر ایک سے پوچھا کیا کروں ؟ سب نے جواب دیا کہ استلا م حجر کرو (حجر اسود کا بوسہ لو)۔میرا فریضہ کیا ھے؟امام نے اس سے فرمایا :اگر حجر اسود کے پاس مجمع نہھو تو اسے استلام کروورنہ اپنے ھاتھ سے دور سے اشارہ کرو “۔

عدل کا ظھور
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع)قَالَ:
أَوَّلُ مَا یُظْھِرُ الْقَائِمُ مِنَ الْعَدْلِ أَنْ یُنَادِيَ مُنَادِیہِ أَنْ یُسَلِّمَ صَاحِبُ النَّافِلَۃِ لِصَاحِبِ الْفَرِیضَۃِ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالطَّوَافَ -[62]
امام جعفر صاد ق(ع) فرماتے ھیں :
”جو سب سے پھلی چیز امام زمانہ (ع) اپنے عدل سے ظاھر کریں گے یہ ھے کہ ان کا منادی پکار کر کھے گا مستحبی طواف کرنے والے اور حجر اسود کو لمس کرنے والے حجر اسوداور اطواف کی جگہ کو واجبی طواف کرنے والو(ع) کے لئے خالی کردیں “۔

حرم میں ایثار وفدا کاری
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص):
اَبْلِغُوا أہْلَ مَکَّۃَ وَالمُجاوِرینَ اَنْ یُخَلُّوا بَیْنَ الحُجّاجِ وَبَیْنَ الطَّوَافِ وَالْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَمَقامِ اِبراھِیمَ وَالصَّفِّ الأوَّلِ مِنْ عَشْرٍ تَبْقیٰ مِنْ ذِي القَعْدَۃِ اِلی یَوْمِ الصَّدْرِ-[63]
رسو ل خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
”اھل مکہ اور اس میں رہنے والوں تک یہ بات پہنچادو کہ ذی القعدہ کے آخری دس دن سے حاجیوں کی واپسی کے دن

تک طواف کی جگہ ،حجر اسود ،مقام ابراھیم (ع) اور نماز کی پھلی صف کو حاجیوں کے لئے خالی کردیں “۔

جس بات سے روکا گیا ھے
عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ:
كَانَ بِمَكَّةَ رَجُلٌ مَوْلًى لِبَنِي أُمَيَّةَ يُقَالُ لَهُ:ابْنُ أَبِي عَوَانَةَ لَهُ عِنَادَةٌ،وَكَانَ إِذَادَخَلَ إِلَى مَكَّةَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ(ع)أَوْأَحَدٌ مِنْ أَشْيَاخِ آلِ مُحَمَّدٍ يَعْبَثُ بِهِ،وَإِنَّهُ أَتَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ(ع) وَهُوَ فِي الطَّوَافِ فَقَالَ:يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ ؟ فَقَالَ:اسْتَلَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ (ص)فَقَالَ لَهُ:مَا أَرَاکَ اسْتَلَمْتَهُ قَالَ:أَكْرَهُ أَنْ أُوذِيَ ضَعِيفاًأَوْ أَ تَأَذَّى قَالَ فَقَالَ قَدْ زَعَمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (ص)اسْتَلَمَهُ قَالَ:نَعَمْ وَلَكِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا رَأَوْهُ عَرَفُوا لَهُ حَقَّهُ وَأَنَا فَلاَ يَعْرِفُونَ لِي حَقِّي۔(١)
حماد بن عثمان کھتے ھیں:
”مکہ میں بنی امیہ کے دوستداروں میں سے ابن ابی عوانہ نام کا ایک شخص رھتا تھا جو اھل بیت علیھم السلام سے کینہ رکھتا تھا اور جب بھی امام جعفر صادق(ع) یا پیغمبر کی اولاد میں سے کوئی [64] بزرگ مکہ آتا تھا وہ اپنی باتوں سے ان کی تحقیر کرتا تھا اور اذیت پہنچاتا تھا۔
ایک روز وہ طواف کی حالت میں امام جعفرصادق (ع)کی خدمت میں آیا اور آپ (ع) سے پوچھنے لگا کہ حجر اسود پر ھاتھ پھیرنے سے متعلق آپ (ع) کا نظریہ کیا ھے ؟حضرت (ع) نے فرمایا:رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مسح واستلام کرتے تھے ، اس شخص نے کھا میں نے آپ (ع) کو استلام حجر کرتےھوئے نھیں دیکھا ،امام(ع) نے جواب دیا :
میں اس بات کو پسند نھیں کرتا کہ کسی کمزور کو اذیت پہنچاؤں یاخود اذیت میں مبتلاھوں اس شخص نے پھر پوچھا: آپ (ع) نے فرمایا ھے کہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اس کا استلام کرتے تھے ،امام نے فرمایا:ھاں!لیکن جب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو دیکھتے تھے تو ان کے حق کی رعایت کرتے تھے (یعنی انھیںراستہ دے دیا کرتے تھے)لیکن میرے لئے ایسا نھیں کرتے اور میرا حق نھیں پہچانتے “۔

ھاتھ سے اشارہ
محمد بن عبیداللہ کھتے ھیں :
لوگوں نے امام علی رضا (ع) سے پوچھا :اگر حجر اسود کے اطراف جمعیت زیادہھو تو کیا حجر اسودکو ھاتھ سے مسح کرنے کے لئے لوگوں سے زبردستی کرنا یا جھگڑنا چاہئے ؟
قَالَ:”إِذَا كَانَ كَذَلِکَ فَأَوْمِ إِلَيْهِ إِيمَاءً بِيَدِکَ“۔[65]
”امام (ع) نے فرمایا :جب بھی ایسی صورتھو ،اپنے ھاتھ سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرو (اور گذر جاؤ)“۔

خواتین کے لئے
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع)قَالَ:
إِنَّ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ عَنِ النِّسَاءِ أَرْبَعاً: الْإِجْهَارَ بِالتَّلْبِيَةِ ،ض وَالسَّعْيي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَعْنِي الْهَرْوَلَةَ وَدُخُولَ الْكَعْبَةِ وَاسْتِلاَمَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ۔[66]
امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:
”بلاشبہ خدا وند عالم نے چار چیزوں کو حج میں عورتوں سے معاف رکھا ھے:
١۔بلند آوازسے لبیک کہنا،
٢۔صفاو مروہ کے درمیان سعی میں ھرولہ(آہستہ دوڑنا)
٣۔کعبہ کے اندر داخلھونا ،
۴۔حجر اسود کو لمس کرنا “۔

---

[1] نھج البلاغہ :خ١۔
[2] وسائل الشیعہ :١۵/١١۔نھج البلاغہ :خ١۔
[3] نھج البلاغہ :خ١

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[4] وسائل الشیعہ:۱۵/۱۱۔نہج البلاغہ:خ۱۔
[5] نہج البلاغہ :خ۱۔
[6] بحار الانوار :۱۸۳/۷۵۔
[7]وسائل الشیعہ :۱۰۳/۱۱۔علل الشرایع :۴۱۱/۱۔
[8] وسائل الشیعہ :۱۰۹/۱۱۔ثواب الاعمال:۷۰/۲۔
[9]وسائل الشیعہ :۱۰۳/۱۱۔علل الشرایع :۴۱۱/۱۔
[10] وسائل الشیعہ :۱۰۳/۱۱۔علل الشرایع :۴۱۱/۱۔
[11] وسائل الشیعہ :۱۱۰/۱۱۔تہذیب الاحکام :۲۳/۵۔
[12] من لایحضرہ الفقیہ:۳۲۱۴/۶۲۰/۲۔
[13] مستدرک الوسائل :۱۸/۸۔،محجة البیضاء:۱۴۵/۲۔
[14] سنن ترمذی:۸۱۹۰/۱۷۵/۳۔ محجة البیضاء:۱۴۵/۲۔
[15] الکافی :۴۱/۲۶۲/۴۔
[16] من لایحضرہ الفقیہ:۲۸۷/۲۳۵/۲۔
[17] امالی صدوق:۳۴۲/۳۰۱۔مستدرک الوسائل :۳۹/۸۔
[18] وسائل الشیعہ:۱۱۶/۴۔تحف العقول :۱۲۳۔
[19] خصال :۱۲۷/۔وسائل الشیعہ:۵۸۶/۱۴۔
[20] سنن نسائی:۱۱۴/۵۔
[21] معجم الکبیر طبرانی:۸۳۳۶/۴۴/۹۔
[22] الحج العمرة فی القرآن والحدیث :۳۲۵/۱۴۸۔
[23] کافی :۶/۵۱۰/۲
[24] مسند الامام زید:۱۹۷۔
[25] الحج العمرة فی القرآن والحدیث:۷۱۸/۲۵۷۔
[26] کافی:۲/۲۵۲/۴۔
[27] کافی:۱/۲۵۲/۴۔
[28] امالی صدوق:۴۴۲۔وسائل الشیعہ:۱۴۵/۱۱۔
[29] بحار الانوار:۱۲۰/۹۳۔
[30] کافی:۲/۲۸۶/۴۔
[31] سنن دار قطنی:۲۸۴/۲۔
[32] ثواب الاعمال :۱۶/۷۴۔
[33] تہذیب الاحکام :۵۹/۲۱/۵۔
[34] کافی:۳/۲۸۶/۴۔
[35] کافی:۳۴/۵۴۷/۴۔
[36] تہذیب الاحکام :۶۸/۲۳/۵۔
[37] تہذیب الاحکام :۲۲/۵۔
[38] عیون اخبار الرضا:۲۵۸/۲۔وسائل الشیعہ:۳۱۴/۲۔
[39] کافی:۳/۳۳۷/۴۔
[40] سنن ابن ماجہ:۲۹۲۱/۹۷۵/۲۔
[41] مستدرک الوسائل :۱۷۷/۹/۔سنن دارمی :۱۷۵۵/۴۶۲/۱۔
[42] عوالی اللّآلی:۲۲۷/۸۴/۲۔
[43] سورۂ آل عمران آیت ۹۶۔
[44] کافی:۱/۲۲۶/۴۔
[45] کافی:۱/۵۸۶/۴۔
[46] کافی :۴۰۱/۴۔
[47] امالی طوسی:۳۶۹۔وسائل الشیعہ:۲۸۲/۵۔
[48] کافی :۱/۵۲۴/۴۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[49] کافی:۵۲۷/۴۔
[50] وافی:۱۸۲/۲
[51] من لایحضرہ الفقیہ:۱۹۰/۲۔علل الشرائع:۳۹۶و۳۹۸۔
[52] کافی۴/۲۴۰/۴۔
[53] کافی:۵۰/۲۴۰/۴۔
[54] کافی:۳/۲۴۰/۴۔
[55] کافی:۲/۲۴۰/۴۔
[56] کافی:۴/۲۷۱/۴۔
[57] وھی:۲۲۹۔
[58] قر ب الاسناد:۴۹۶/۱۳۹۔
[59] من لایحضرہ الفقیہ:۵۲۰/۲۔غیبت شیخ طوسی:۳۶۳۔
[60] الحج والعمرۃ فی القرآن والحدیث:۱۸۵/۱۰۲۔
[61] تہذیب الاحکام :۳۳/۱۰۳/۵۔
[62] کافی:۱/۴۲۷/۴۔
[63] کنز العمال:۱۲۰۲۴/۵۴/۵۔
[64] کافی:۱۷/۴۰۹/۴۔
[65] کافی:۷/۴۰۵/۴۔
[66] من لایحضرہ الفقیہ:۲۵۸۰/۳۲۶/۲۔

حج کی منتخب حدیثیں

خدا کا فخر

قال رسول اللہ (ص):
ان اللہ یباھی بالطائفین۔[67]
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ھیں :
”بلا شبہ خد اوند عالم طواف کرنے والوں پر فخر ومباھات کرتا ھے‘ ‘ ۔

طواف اور رھائی
عَنْ رَسُولُ اللّٰہِ (ص)قَالَ:
۔۔فَإِذَا طُفْتَ بِالْبَیْتِ أُسْبُوعاً کَانَ لَکَ بِذَلِکَ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدٌ وَذِکْرٌ یَسْتَحْیُیمِنْکَ رَبُّکَ أَنْ یُعَذِّبَکَ بَعْدَہُ۔۔۔ ۔[68]
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
”پس جب تم نے اللہ کے گھر کا سات مرتبہ طواف کرلیا تو اس کے ذریعہ خدا وند عالم کے نزدیک تمھارا عھد اور ذکر ھے کہ خداوند عالم اس کے بعد تم پر عذاب کرنے سے شرم کرے گا“۔

زیادہ باتیں نہ کرو
قَال رَسُولُ اللّٰہ (ص):
إِنَّمَا الطَّوَافُ صَلٰوۃٌ،فَإِذَا طُفْتُمْ فَأَقِلُّوا الْکَلاٰمَ۔[69]
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
”اللہ کے گھر کا طواف نماز کے مانند ھے پس جب تم طواف کرتےھو تو باتیں کم کرو “۔

طواف کا فلسفہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قَال رَسُول اللہ (ص):
إِنَّمَاجَعَلَ الطَّوٰافُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ وَرَمْیُ الْجِمٰارِ لإِقٰامَۃِ ذِكْرِ اللّٰہِ -[70]
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
''اللہ کے گھر کا طواف،صفاو مروہ کے درمیان سعی اور رمی جمرات خدا کے ذکر کو قائم کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ھیں ''۔

عمل میں نیت کی تاثیر
عَنْ زیاد القندی،قال:قُلْتُ لأبي الحسن (ع):جُعِلْتُ فِداک إنّي أكونُ في الْمَسْجِدِ الْحرامِ، وَأنْظُرُ اِلی النّاسِ يَطوفونَ بالبَيْتِ وأنا قاعِدٌ فاغْتَمُّ لِذلکَ،فقال:
يَازِيَاُد لاٰ عَلَيْکَ فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِہِ يَؤُمُّ الْحَجَّ لاٰيَزَالُ فِي طَوَافٍ وَسعْيٍ حَتَّی يَرْجِعَ-[71]
زیاد قندی (جو ایک مفلوج آدمی تھا)کھتا ھے کہ :
''میں نے امام موسیٰ کاظم (ع)سے عرض کیا آپ (ع) پر قربانھو جاؤں میں کبھی مسجد الحرام مینھوتاھوں اوردیکھتاھونکہ لوگ کعبہ کا طواف کررھے ھیں اور میں بیٹھاھوں (طواف نھیں کر سکتا)اس پر میں غم زدہھو جاتاھوں امام (ع)نے فرمایا:اے زیاد!تم پر کوئی ذمہ داری نھیں ھے (غمگین نہھو) بلاشبہ مومن جس وقت سے حج کے ارادہ سے اپنے گھر سے نکلتا ھے اس وقت سے ھمیشہ طواف اور سعی کی حالت میں ھے یھاں تک کہ اپنے گھر واپس چلاجائے ''۔

انسانی تھذیب کی رعایت
عَنْ سَمَاعَۃ بْنِ مِھْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع):سَأَلْتُہُ عَنْ رَجُلٍ لي عَلَيْہِ مالٌ فغابَ عَنّي زَماناً فَرَأَيْتُہُ يَطوفُ حَولَ الْكَعْبَۃَ أفأتَقاضاہُ مالِي؟قَالَ:لاٰ،لاٰ تُسَلِّمْ عَلَيْہِ وَلاٰ تُرَوِّعْہُ حَتَّی يَخْرُجَ مَنْ الْحَرَمِ-[72]
سماعۃ ابن مھران کھتے ھیں کہ:
''میں نے امام جعفرصادق(ع)سے پوچھا :ایک شخص میرا مقروض ھے اور میں نے ایک مدت سے اسے نھیں دیکھا پس اچانک میں اسے کعبہ کے اطراف میں دیکھتاہوں کیا میں اس سے اپنے مال کا تقاضہ کر سکتاھوں؟فرمایانھیں،حتی اسے سلام بھی نہ کرو اور اسے نہ ڈراؤیھاں تک کہ وہ حرم سے خارجھو جائے ''۔

نماز ،مقام ابراھیم (ع) کے نزدیک
عَن رَسُولِ اللّٰہِ قال:
...فَإِذَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوعاً لِلزِّيَارَۃِ وَ صَلَّيْتَ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ضَرَبَ مَلَکٌ كَرِيمٌ عَلَی كَتِفَيْکَ فَقَالَ أَمَّا مَا مَضَی فَقَدْ غُفِرَ لَکَ فَاسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فِيمَا بَيْنَکَ وَبَيْنَ عِشْرِينَ وَمِائَۃِ يَوْمٍ-[73]
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
''پس جب تم خانہ کعبہ کے گرد زیارت کا طواف کر لیتےھو اور مقام ابراھیم (ع)کے نزدیک نماز طواف ادا کر لیتےھو تو ایک کریم وبزرگوار فرشتہ تمھارے شانوں پر ھاتھ رکھ کر کھتا ھے :جو کچھ گزر گیا اور تم نے جو گناہ پھلے انجام دیئے تھے خدا وند عالم نے وہ سب بخش دیئے پس اس وقت سے ایک سو بیس دن تک (تم پاک وپاکیزہ رہو گے اب)نئے سرے سے اپنے عمل کا آغاز کرو''۔

امام حسین(ع) مقام ابراھیم (ع)کے پاس
رُئِیَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ،ثُمَّ صٰارَ اِلَی الْمَقٰامِ فَصَلّٰی،ثُمَّ وَضَعَ خَدَّہُ عَلَی الْمَقٰامِ فَجَعَلَ يَبْكی وَيَقُولُ: عُبَيْدُکَ بِبٰابِکَ، سَائِلُکَ بِبٰابِکَ، مِسْكينُکَ بِبٰابِکَ، يُرَدِّدُ ذٰلِکَ مِرٰاراً-[74]
''لوگوں نے امام حسین (ع)کو دیکھا کہ وہ اللہ کے گھر کا طواف کر رھے تھے اس کے بعدانھوں نے مقام ابراھیم کے پاس نماز ادا کی پھر اپنا چھرہ مقام ابراھیم پر رکھا اور روتےھوئے خداوند عالم کی بارگاہ میں عرض کی اے میرے پالنے والے ! تیرا حقیر بندہ تیرے دروازہ پر ھے ،تیرا فقیر تیرے دروازہ پر ھے،تیرا مسکین تیرے دروازہ پر ھے،اور آپ (ع) ان جملوں کو باربار دھرا رھے تھے''۔

ھمراھیوں کی مدد

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عن اِبراهيم الخثعَمي قال:قُلْتُ لأَبي عبد الله (ع):إِنَّاإِذَا قَدِمْنَا مَكَّةَ ذَهَبَ أَصْحَابُنَا يَطُوفُونَ وَيَتْرُكُونِّي أَحْفَظُ مَتَاعَهُمْ قَالَ أَنْتَ أَعْظَمُهُمْ أَجْراً۔[75]

اسماعیل خثعمی کهتے هیںمیں نے امام جعفر صادق(ع) سے عرض کیا :

’’هم جب مکہ میں واردهوئے تو همارے ساتھی مجھے اپنے سامان کے پاس چھوڑ کر طواف کے لئے چلے گئے تاکہ میں ان کے سامان کی حفاظت کروں ،امام (ع)نے فرمایا: تمهارا ثواب ان سے زیادہ هے‘‘۔

آب زمزم هر درد کی دوا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ (ص):

مَاءُ زَمْزَمَ دَوَاءٌ لِمَا شُرِبَ لَہُ۔[76]

رسول خدا صلی الله علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

’’زمزم کا پانی هر اس درد کی دوا هے جس کی نیت سے وہ پیا جائے ‘‘ ۔

زمین کا بهترین پانی

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (ع):

مَاءُ زَمْزَمَ خَيْرُ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ۔[77]

حضرت علی (ع)نے فرمایا:

’’آب زمزم روئے زمین پر بهترین پانی هے ‘‘۔

حجر اسماعیل

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ (ع)قَالَ:

الْحِجْرُ بَيْتُ إِسْمَاعِيلَ وَفِيہِ قَبْرُ هَاجَرَ وَقَبْرُ إِسْمَاعِيلَ۔[78]

امام جعفر صادق نے فرمایا:

’’حجر ،جناب اسماعیل (ع) کاگهر هے اور اس میں آپ (ع) کی اور آپ کی والده جناب هاجره (ع)کی قبر هے ‘‘۔

عن أبي عبد الله (ع)قال:

إن إسماعيل(ع) تُوُفِّي وَهُوَ اِبنُ مائَۃَ وَثَلاثِينَ سَنَۃ وَدُفِنَ بِالحِجْر مَعَ أُمِّہ۔[79]

امام جعفر صادق نے فرمایا:

’’جناب اسماعیل (ع)نے ایک سو تیس سال کے بعد وفات پائی اور اپنی والده کے همراه حجر میں دفن کئے گئے ‘‘۔

حطیم

معاویہ ابن عمار کهتے هیں:میں نے حطیم کے بارے میں امام جعفرصادق نسے دریافت کیا :

فَقَالَ هُوَ مَا بَيْنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَبَيْنَ الْبَابِ‘‘۔

’’آپ (ع) نے فرمایا :یہ حجر اسود اوردر کعبہ کے درمیان هے‘‘ میں نے سوال کیا کہ اسے حطیم کیوں کهتے هیں ؟

فَقَالَ لِأَ نَّ النَّاسَ يَحْطِمُ بَعْضُہُمْ بِعْضاً هُنَاکَ۔[80]

’’فرمایا :اس لئے کہ لوگ اس جگہ ایک دوسرے کو (کثرت جمعیت کی وجہ سے) دباتے هیں ‘‘۔

ملتزم

قٰال رَسُول اللّٰہ (ص):

بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقٰامِ مُلْتَزَمٌ مٰايَدْعُوا بِہِ صٰاحِبُ عٰاهَۃٍ اِلاّٰ بَرِئَ۔(٢)

رسول خدا صلی الله علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

’’رکن حجر اسود اور مقام ابراهیم (ع) کے درمیان ملتزم هے کوئی بهی بیماری اور مشکل میں مبتلا شخص وهاں دعا نهیں کرتا مگر یہ کہ اس کی حاجت پوریهوتی هے ‘‘۔

مستجار

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قَالَ الصَّادِقُ(ع):
بَنیٰ إِبْراہِیمُ الْبَیْتَ۔۔وَجَعَلَ لَہُ بَابَیْنِ بَابٌ إِلَی الْمَشْرِقِ وَ بَابٌ إِلَی الْمَغْرِبِ،وَالْبَابُ الَّذِي إِلَی الْمَغْرِبِ یُسَمَّی الْمُسْتَجَارَ-[81]
امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں :
”جنا ب ابراھیم خلیل ننے کعبہ کی تعمیر فرمائی اور اس کے لئے دو دروازے بنائے،ایک در مشرق کی طرف ،اور ایک در مغرب کی طرف،جودر مغرب کی طرف ھے اسے مستجار کھتے ھیں‘ ‘۔

رکن یمانی
رَأَیْنٰاکَ تُکْثِرُ اِسْتِلاٰمَ الرُّکْنِ الْیَمٰانیِّ فَقَالَ: مٰا اَتَیْتُ عَلَیْہِ قَطُّ اِلاّٰ وَجَبْرَئیلُ قٰائِمٌ عِنْدَہُ یَسْتَغْفِرُ لِمَنْ اسْتَلَمَہُ۔[82]
عطا کھتے ھیں :
” لوگوں نے حضرت رسول خد ا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے کھا ھم بھت دیکھتے ھیں کہ آپ(ص)رکن یمانی کا بوسہ لے رھے ھیں فرمایا:میں ھر گز رکن یمانی کے پاس نھیں آیا مگر یہ کہ میں نے دیکھاکہ جبرئیل (ع)وھاں کھڑے ھیں اور جولوگ اسے چوم رھے ھیں ان کے لئے مغفرت کی دعا کر رھے ھیں “۔

سعی کی جگہ
عَنْ أَبِي بَصِیرٍ قَالَ:
سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰہِ (ع)یَقُولُ:
مَا مِنْ بُقْعَةٍ أَحَبَّ إِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمَسْعَیٰ لِأَنَّہُ یُذِلُّ فِیھَا کُلَّ جَبَّارٍ-[83]
امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:”کوئی بھی جگہ خدا وند عالم کے نزدیک سعی کی جگہ سے محبوب اور پسندیدہ نھیں ھے کیونکہ وھاں ھر جبار وستم گر ذلیل خوارھوتا ھے “۔

مقبول شفاعت
قَالَ عَلِیُّبْنُ الْحُسَیْنِ (ع):
السَّاعِي بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَشْفَعُ لَہُ
الْمَلاٰئِکَةُ فَتُشَفَّعُ فِیہِ بِالإِیجَابِ-[84]
امام زین العابدین (ع)فرماتے ھیں :
”فرشتہ صفاو مروہ کے درمیان سعی کرنے والے کی(خدا سے) شفاعت طلب کرتے ھیں اور ان کی دعا قبولھوتی ھے ‘ ‘ ۔

ھرولہ
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ(ع) قَالَ:
صَارَ السَّعْيُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِأَنَّ إِبْرَاہِیمَ عَرَضَ لَہُ إِبْلِیسُ فَأَمَرَہُ جَبْرَئِیلُ(ع)، فَشَدَّ عَلَیْہِ فَھَرَبَ مِنْہُ،فَجَرَتْ بِہِ السُّنَّةُ - یعنی بِالْھَرْوَلَةِ -[85]
امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:
”صفاو مروہ کے درمیان سعی میں (ھرولہ)اس لئے ھے کہ ابلیس نے خود کو وھاں جناب ابراھیم (ع) پر ظاھر کیا اس وقت جبرئیل (ع)نے جناب ابراھیم (ع) کو شیطان پر حملہ کا حکم دیا آپ (ع) نے اس پر حملہ کیا تو وہ بھاگااس وجہ سے ھرولہ سنت بن گیا “۔

صفا ومروہ کے درمیان بیٹھنا
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ (ع):
لاٰ یَجْلِسُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلاَّ مَنْ جَھَدَ-[86]
امام جعفرصادق(ع) نے فرمایا:
”صفاو مروہ کے درمیان نہ بیٹھے مگر وہ شخص جو تھک جائے ‘ ‘ ۔

اھل عرفات پر فخر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قال رسول اللہ (ص):
’’اِنّ اللّہ عَزَّوَجَلَّ یُباھي مَلائِکَتَہُ عَشِیَّۃَ عَرَفَۃ بِاَھْلِ عَرَفَۃَ فَیَقُولُ:
اُنْظُرُوا اِلی عِبادي أتَوْني شُعْثاً غُبْراً‘‘۔[87]
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
’’بلا شبہ خدا وند عالم روز عرفہ کے عصر کے وقت اھل عرفات کے سلسلہ میں فرشوں سے فخر ومباھات کرتا ھے اور فرماتا ھے :میرے بندوں کو دیکھو جو پریشاں حال اور غبار آلود میرے پاس آئے ھیں‘‘۔

مشعر الحرام
قال رسول اللہ(ص): - وَھُوَ بِمنیٰ -:
’’لَوْ یَعْلَمُ اَہْلُ الجَمْعَ بِمَنْ حَلُّوا أَوْبِمَنْ نَزَلُوا لاَ سْتَبْشَرُوا بالفَضْلِ مِنْ رَبِّھِمْ بَعْدَ المَغْفِرَۃِ‘‘۔[88]
رسول خدا (ص)جب منیٰ مینتشریف فرماتھے آپ(ص) نے فرمایا: ’’اگر اھل مشعر جان لیتے کہ کس کی بارگاہ میں آئے ھیں اور کس لئے آئے ھیں تو مغفرت اور بخشش کے بعد خدا کے فضل کی بنا پر وہ ایک دوسرے کو بشارت دیتے ‘‘۔

منیٰ
قال الصادق(ع):
’’إذَا أَخَذَ النَّاسُ مَوَاطِنَھُمْ بِمِنًی،نَادَی مُنَادٍمِنْ قِبَلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ:إنْ أَرَدْتُمْ أَنْ أَرْضَی فَقَدْ رَضِیتُ‘‘۔ [89]
امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں :
’’جب لوگ منیٰ میں اپنی جگہ ٹھھر جاتے ھیں تو منادی
خداوند عالم کی جانب سے ندا دیتا ھے اگر تم یہ چاھتے تھے کہ میں تم سے راضیھو جاؤں تو میں تم سے راضیھو گیا ‘‘۔

شیطا ن کو کنکریاں مارنا
قالَ الصَّادِقُ(ع):
’’إنَّ عِلَّۃَ رَمْيِ الْجَمَراٰتِ أَنَّ إبْراہِیم(ع) تَراء یٰ لَہُ إبْلِیسُ عِنْدھا فَأمَرہُ جَبْرائیلُ بِرَمْیِہِ بِسَبعِ حَصَیاتٍ وَأَنْ یُکَبِّر مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ فَفَعَلَ وَجَرَتْ بِذٰلِکَ السُّنَۃِ‘‘۔[90]
امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں :
’’ان جمرات کوکنکریاں مارنے کی وجہ یہ ھے کہ ابلیس وھاں پر حضرت ابراھیم (ع) کے سامنے ظاھرھوا اس وقت جبرئیل (ع) نے جناب ابراھیم (ع) کو حکم دیا کے سات کنکریوں سے شیطا ن کو ماریں اور ھر کنکری پر تکبیر بھی کھیں جناب ابراھیم (ع) نے ایسا ھی کیا اور اس کے بعد سے یہ سنت بن گئی‘‘۔

قربانی
عن أبی جعفر (ع)قال: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص):
إِنَّمَا جَعَلَ اللّٰہُ ھَذَا الْأَضْحَی لِتَشْبَعَ مَسَاکِینُھُمْ مِنَ اللَّحْمِ فَأَطْعِمُوھُمْ‘‘۔[91]
امام محمد باقر (ع)فرماتے ھیں :
’’کہ رسو ل خدا (ص)نے فرمایا :خدا وند عالم نے اس قربانی کو واجب قرار دیا ھے تاکہ بے نوا اور مسکین لوگ گوشت سے استفادہ کریں اور سیرھوں پس انھیں کھلاؤ ‘‘۔

مغفرت طلب کرنا
قال الصادق(ع):
’’اِسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللّٰہِ لِلْمُحَلِّقِینَ ثَلاٰثَ مَرَّاتٍ‘‘۔[92]
امام جعفر صادق(ع) فرماتے ھیں :
’’کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے منیٰ میں سر مڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ استغفار کیا (اور خدا سے ان کے لئے بخشش طلب کی)ھے‘‘۔

حج کے اسرار
عالم جلیل سید عبد اللہ مرحوم محدث جزائری کے پوتوں سے نقل کرتےھوئے کتاب شرح نخبہ میں تحریر کرتے ھیں :
متعدد ما خذ میں جن پر میری تائید ھے بعض بزرگوں کی تحریر میں یہ حدیث مرسل اس طرح نقلھوئی ھے کہ شبلی حج انجام دینے کے بعد امام زین العابدین نکی زیارت کو آئے تو حضرت (ع) نے ان سے فرمایا:
حَجَجْتَ یَا شَبْلِیُّ؟
قَالَ:نَعَمْ یَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ فَقَالَ(ع):أَنَزَلْتَ الْمِیقَاتَ وَ تَجَرَّدْتَ عَنْ مَخِیطِ الثِّیَابِ وَاغْتَسَلْتَ؟ قَالَ:نَعَمْ،
قَالَ:فَحِینَ نَزَلْتَ الْمِیقَاتَ نَوَیْتَ أَنَّکَ خَلَعْتَ ثَوْبَ الْمَعْصِیَةِ وَلَبِسْتَ ثَوْبَ الطَّاعَةِ؟ قَالَ:لاٰ،
قَالَ:فَحِینَ تَجَرَّدْتَ عَنْ مَخِیطِ ثِیَابِکَ نَوَیْتَ أَنَّکَ تَجَرَّدْتَ مِنَ الرِّیَاءِ وَالنِّفَاقِ وَالدُّخُولِ فِي الشُّبُهَاتِ؟قَالَ:لاٰ،
قَالَ:فَحِینَ اغْتَسَلْتَ نَوَیْتَ أَنَّکَ اغْتَسَلْتَ مِنَ الْخَطَایَا وَالذُّنُوبِ؟قَالَ:لاٰ،
قَالَ:فَمَا نَزَلْتَ الْمِیقَاتَ وَلاٰ تَجَرَّدْتَ عَنْ مَخِیطِ الثِّیَابِ وَلاٰ اغْتَسَلْتَ،
اے شبلی! کیا تم نے حج کر لیا؟عرض کیا ھاں اے فرزند رسول خدا! فرمایا:کیا تم میقات میں ٹھھرے اور اپنے سلےھوئے لباس کو جسم سے اتار کر غسل کیا؟ شبلی نے جواب دیا، ھاں۔امام نے پوچھا جب تم میقات میںداخلھوئے تو کیا یہ نیت کی کہ میں نے گناہ اور نافرمانی کا لباس اتار دیا ھے اور خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کا لباس پہن لیا ھے ؟
شبلی: نھیں۔امام نے پوچھا:جب تم نے اپنا سلاھوا لباس اتارا تو کیا یہ نیت کی تھی کہ خود کو ریا ،دوروئی اور شبھات وغیرہ سے دور کر رھےھو ؟شبلی نھیں:
امام (ع): غسل کرتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ خود کو خطاؤں اور گناہوں سے پاک کر رھےھو؟شبلی نھیں :
امام (ع):(پس در حقیقت تم) نہ میقات میں واردھوئے اور نہ تم نے سلاھوا لباس اتارا اور نہ غسل کیا ھے "۔
ثُمَّ قَالَ:تَنَظَّفْتَ وَأَحْرَمْتَ وَعَقَدْتَ بِالْحَجِّ، قَالَ:نعمقَالَ: فَحِینَ تَنَظَّفْتَ وَأَحْرَمْتَ وَ عَقَدْتَ الْحَجَّ نَوَیْتَ أَنَّکَ تَنَظَّفْتَ بِنُورَةِ التَّوْبَةِ الْخَالِصَةِ لِلّٰهِ تَعَالیٰ؟قَالَ لاٰ،قَالَ:فَحِینَ أَحْرَمْتَ نَوَیْتَ أَنَّکَ حَرَّمْتَ عَلَی نَفْسِکَ کُلَّ مُحَرَّمٍ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ؟قَالَ:لاٰ،
قَالَ:فَحِینَ عَقَدْتَ الْحَجَّ نَوَیْتَ أَنَّکَ قَدْ حَلَلْتَ کُلَّ عَقْدٍ لِغَیْرِ اللّٰهِ؟قَالَ:لاٰ،
قَالَ لَهُ(ع):مَا تَنَظَّفْتَ وَلاٰأَحْرَمْتَ وَلاٰ عَقَدْتَ الْحَجَّ ،
"اس کے بعد امام(ع) اس سے پوچھتے ھیں، کیا تم نے خودکو پاک صاف کیا اور احرام پہنا اور حج کا عھد وپیمان کیا (یعنی حج کی نیت کی)شبلی: ھاں
امام (ع): کیا تم یہ نیت کی تھی کہ خود کو خالص توبہ کے نور ہ سے پاکیزہ کر رھےھو؟شبلی :نھیں
امام (ع):احرام باندھتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ جو کچھ خدا نے تمھیں کرنے سے روکا ھے اسے اپنے آپ پر حرام سمجھو؟شبلی:نھیں۔ امام: حج کا عھد کرتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ تم نے ھر غیر الٰھی عھد وپیمان سے خودکو رھا کر لیا ھے؟ شبلی: نھیں۔
امام(ع) :پھرتم نے احرام نھیں باندھا پاکیزہ نھینھوئے اور حج کی نیت نھینکی "۔
قَالَ لَهُ: أَدَخَلْتَ الْمِیقَاتَ وَصَلَّیْتَ رَکْعَتَيِ الْإِحْرَامِ وَلَبَّیْتَ؟ قَالَ:نَعَمْ،
قَالَ:فَحِینَ دَخَلْتَ الْمِیقَاتَ نَوَیْتَ أَنَّکَ بِنِیَّةِ الزِّیَارَةِ؟قَالَ:لاٰ۔
قَالَ:فَحِینَ صَلَّیْتَ الرَّکْعَتَیْنِ نَوَیْتَ أَنَّکَ تَقَرَّبْتَ إِلَی اللّٰهِ بِخَیْرِ الْأَعْمَالِ مِنَ الصَّلاٰةِ وَأَکْبَرِ حَسَنَاتِ الْعِبَادِ؟ قَالَ:لا،
قَالَ:فَحِینَ لَبَّیْتَ نَوَیْتَ أَنَّکَ نَطَقْتَ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ بِکُلِّ طَاعَةٍ وَصُمْتَ عَنْ کُلِّ مَعْصِیَةٍ؟ قَالَ:لاٰ ،
قَالَ لَهُ(ع): مَا دَخَلْتَ الْمِیقَاتَ وَلاٰ صَلَّیْتَ وَلاٰ لَبَّیْتَ،
"اس کے بعد امام (ع)نے پوچھا :کیا تم میقات میں داخلھوئے اور دو رکعت نماز احرام ادا کی اور لبیک کھی ؟شبلی:ھاں۔
امام (ع):میقات میں داخلھوتے وقت کیا تم نے زیارت کی نیت کی؟ شبلی: نھیں۔
امام (ع):کیا دو رکعت نماز پڑھتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ تم بھترین اعمال اور بندوں کے بھترین حسنات یعنی نماز کے ذریعہ خدا سے قریبھو رھےھو؟شبلی: نھیں۔
امام (ع):پس لبیک کھتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ خدا کی خالص فرمانبر داری کی بات کر رھےھواور ھر معصیت سے خاموشی اختیار کر رھےھو؟شبلی: نھیں ۔
امام (ع)نے فرمایا:پھر نہ تم میقات میں داخلھوئے نہ نماز پڑھی اور نہ لبیک کھی "۔
ثُمَّ قَالَ لَهُ:أَدَخَلْتَ الْحَرَمَ وَرَأَیْتَ الْکَعْبَةَ وَصَلَّیْتَ؟ قَالَ:نَعَمْ،
قَالَ :فَحِینَ دَخَلْتَ الْحَرَمَ نَوَیْتَ أَنَّکَ حَرَّمْتَ عَلَی نَفْسِکَ کُلَّ غَیْبَةٍ تَسْتَغِیبُهَا الْمُسْلِمِینَ مِنْ أَہْلِ مِلَّةِ الْإِسْلاٰمِ؟قَالَ:لاٰ۔
قَالَ فَحِینَ وَصَلْتَ مَکَّةَ نَوَیْتَ بِقَلْبِکَ أَنَّکَ قَصَدْتَ اللّٰهَ؟ قَالَ:لاٰ۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قَالَ(ع):فَمَا دَخَلْتَ الْحَرَمَ وَلاٰ رَأَيْتَ الْكَعْبَةَوَلاٰ صَلَّيْتَ،

''امام (ع) نے پھر پوچھا :کیا تم حرم میں داخلھوئے، کعبہ کو دیکھا اور نماز ادا کی ؟شبلی :ھاں۔

امام(ع) :حرم میں داخلھوتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ اسلامی معاشرہ کے مسلمانوں کی غیبت کو اپنے اوپر حرام کرتےھو ؟ شبلی: نھیں۔

امام (ع):مکہ پہنچتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی کہ صرف خدا کو چاھتےھو ؟شبلی:نھیں۔

امام (ع):پھر نہ تم حرم میں واردھوئے اور نہ کعبہ کا دیدار کیا اور نہ نماز ادا کی ''۔

ثُمَّ قَالَ:طُفْتَ بِالْبَيْتِ وَمَسَسْتَ الْأَرْكَانَ وَسَعَيْتَ؟قَالَ:نَعَمْ.

قَالَ(ع):فَحِينَ سَعَيْتَ نَوَيْتَ أَنَّکَ هَرَبْتَ إِلَى اللّٰهِ وَعَرَفَ مِنْکَ ذٰلِکَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ؟قَالَ:لاٰ .

قَالَ فَمَا طُفْتَ بِالْبَيْتِ وَلاٰ مَسِسْتَ الْأَرْكَانَ وَلاٰ سَعَيْتَ۔

''پھر امام نے پوچھا :کیا تم نے خانہ خدا کا طواف کیا ارکان کو مس کیا اور سعی انجام دی ؟شبلی :ھاں۔

امام (ع):سعی کرتے وقت کیا تمھاری یہ نیت تھی کہ شیطان اور اپنے نفس سے بھاگ کر خدا کی پناہ حاصل کرتےھواور وہ غیب سے سب سے زیادہ آگاہ ھے وہ اس بات کو جانتا ھے ؟ شبلی:نھیں۔

امام (ع):پھر نہ تم نے خانہ خدا کاطواف کیا نہ ارکان مس کئے اور نہ سعی کی،

ثُمَّ قَالَ لَہُ:صَافَحْتَ الْحَجَرَوَ وَقَفْتَ بِمَقَامِ إِبْرَاهِيمَ(ع) وَصَلَّيْتَ بِہِ رَكْعَتَيْنِ؟قَالَ:نَعَمْ فَصَاحَ (ع)صَيْحَةً كَادَ يُفَارِقُ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ:آہِ آہِ۔

ثُمَّ قَالَ(ع):مَنْ صَافَحَ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ فَقَدْ صَافَحَ اللّٰہَ تَعَالَى،فَانْظُرْ يَامِسْكِينُ لاٰ تُضَيِّعْ أَجْرَ مَا عَظُمَ حُرْمَتُہُ،وَتَنْقُضِ الْمُصَافَحَةَ بِالْمُخَالَفَةِ،وَقَبْضِ الْحَرَامِ نَظِيرَ أَہْلِ الْآثَامِ۔

ثُمَّ قَالَ(ع):نَوَيْتَ حِينَ وَقَفْتَ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ(ع)أَنَّکَ وَقَفْتَ عَلَى كُلِّ طَاعَةٍ وَتَخَلَّفْتَ عَنْ كُلِّ مَعْصِيَةٍ؟قَالَ:لاٰ۔

قَالَ:فَحِينَ صَلَّيْتَ فِيہِ رَكْعَتَيْنِ نَوَيْتَ أَنَّکَ صَلَّيْتَ بِصَلاٰةِ إِبْرَاهِيمَ(ع)،وَأَرْغَمْتَ بِصَلاٰتِکَ أَنْفَ الشَّيْطَانِ؟قَالَ:لاٰ۔

قَالَ لَہُ:فَمَا صَافَحْتَ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَلاٰ وَقَفْتَ عِنْدَ الْمَقَامِ وَلاٰ صَلَّيْتَ فِيہِ رَكْعَتَيْنِ۔

''امام(ع) نے دریافت فرمایا:کیا تم نے حج اسود سے مصافحہ کیا، مقام ابراھیم (ع) کے نزدیک کھڑےھوئے اوردو رکعت نماز ادا کی ؟شبلی: ھاں،

پس امام (ع):نے فریا د بلند کی ایسا لگتا تھا کہ آپ (ع) دنیا سے ھی کو چ کرجانے والے ھیں اس کے بعد فرمایا :آہ ،آہ۔۔۔

پھر فرمایا :جو حجر اسود کو لمس کرے اس نے خدا سے مصافحہ کیا پس اے مسکین !دیکھ اس عظیم حرمت وعزت کو ضائع نہ کر اور مصافحہ کو مخالفت اور گناہکاروں کے مانند حرام کاری کے ذریعہ نہ توڑ اس کے بعد پوچھا : جب تم مقام ابراھیم (ع)کے نزدیک گئے تو کیا تمھاری نیت یہ تھی کہ خدا کے تمام احکام وفرامین کی پابندی اور ھر معصیت ونافرمانی کی مخالفت کرو گے؟شبلی :نھیں

امام (ع):جب تم نے طواف کی دور کعت نماز ادا کی تو کیا یہ نیت تھی کہ تم نے جناب ابراھیم کے ھمراہ نماز پڑھی ھے اور شیطان کی ناک کو خاک پر رگڑدیاھے ؟شبلی:نھیں۔

امام(ع):پھر درحقیقت نہ تم نے حجر اسود کا مصافحہ کیا نہ مقام ابراھیم کے پاس کھڑےھوئے اور نہ وھاں دو رکعت نماز اداکی ۔

ثُمَّ قَالَ(ع):لَہُ أَشْرَفْتَ عَلَى بِئْرِ زَمْزَمَ وَ شَرِبْتَ مِنْ مَائِهَا؟ قَالَ:نَعَمْ۔

قَالَ نَوَيْتَ أَنَّکَ أَشْرَفْتَ عَلَى الطَّاعَةِ، وَغَضَضْتَ طَرْفَکَ عَنِ الْمَعْصِيَةِقَالَ:لاٰ۔

قَالَ(ع):فَمَا أَشْرَفْتَ عَلَيْهَا وَلاٰ شَرِبْتَ مِنْ مَائِهَا۔

پھرامام(ع) نے پوچھا :کیا تم چاہ زمزم پر گئے اور اس کا پانی پیا؟ شبلی: ھاں

امام (ع)نے فرمایا :کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ تم نے خدا کی فرماں برداری حاصل کر لی اور اس کے گناہوں اور معصیت سے آنکھیں بند کر لی ھیں؟شبلی:

نھیں

امام (ع)نے فرمایا :پھر درحقیقت نہ تم چاہ زمزم پر گئے اور نہ اس کا پانی پیا ھے ''۔

ثُمَّ قَالَ لَہُ(ع):أَسَعَيْتَ بَيْنَ الصَّفَاوَالْمَرْوَةِ وَمَشَيْتَ وَتَرَدَّدْتَ بَيْنَهُمَا؟قَالَ:نَعَمْ۔

قَالَ لَہُ:نَوَيْتَ أَنَّکَ بَيْنَ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ؟ قَالَ:لاٰ۔

قَالَ:فَمَاسَعَيْتَ وَلاٰمَشَيْتَ وَلاٰتَرَدَّدْتَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ثُمَّ قَالَ:أَخْرَجْتَ إِلٰى مِنىٰ؟ قَالَ: نَعَمْ،قَالَ: نَوَيْتَ أَنَّکَ آمَنْتَ النَّاسَ مِنْ لِسَانِکَ وَقَلْبِکَ وَيَدِکَ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَمَا خَرَجْتَ إِلٰى مِنًى۔

ثُمَّ قَالَ:لَہُ أَوَقَفْتَ الْوَقْفَةَ بِعَرَفَةَ،وَطَلَعْتَ جَبَلَ الرَّحْمَةِ، وَعَرَفْتَ وَادِيَ نَمِرَةَ،وَدَعَوْتَ اللّٰہَ سُبْحَانَہُ عِنْدَالْمِيْلِ وَالْجَمَرَاتِ؟قَالَ:نَعَمْ،قَالَ:هَلْ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عَرَفْتَ بِمَوْقِفِکَ بِعَرَفَۃَمَعْرِفَۃَ اللّٰہِ سُبْحَانَہُ أمْرَ الْمَعَارِفِ وَالْعُلُومِ وَعَرَفْتَ قَبْضَ اللّٰہِ عَلٰی صَحِیفَتِکَ وَ اطِّلاٰعَہُ عَلَی سَرِیرَ تِکَ وَقَلْبِکَ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ نَوَیْتَ بِطُلُوعِکَ جَبَلَ الرَّحْمَۃِ أَنَّ اللّٰہَ یَرْحَمُ کُلَّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَۃٍ وَیَتَوَلّٰی کُلَّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَۃٍ؟ قَالَ: لاٰ، قَالَ: فَنَوَیْتَ عِنْدَ نَمِرَۃَ أَنَّکَ لاٰ تَأْمُرُ حَتَّی تَأْتَمِرَ،وَلاٰ تَزْجُرُ حَتَّی تَنْزَجِرَ؟ قَالَ: لاٰ، قَالَ:فَعِنْدَمَا وَقَفْتَ عِنْدَ الْعَلَمِ وَالنَّمِرَاتِ، نَوَیْتَ أَنَّھَا شَاھِدَۃٌ لَکَ عَلَی الطَّاعَاتِ حَافِظَۃٌ لَکَ مَعَ الْحَفَظَۃِبِأَمْرِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَمَا وَقَفْتَ بِعَرَفَۃَ،وَلاٰ طَلَعْتَ جَبَلَ الرَّحْمَۃِ،وَلاٰ عَرَفْتَ نَمِرَۃَ، وَلاٰدَعَوْتَ، وَلاٰ وَقَفْتَ عِنْدَ النَّمِرَاتِ۔

”پھرامام (ع) نے کیا تم نے دریافت کیا، صفاو مروہ کے درمیان سعی انجام دی اور پید ل ان دو پھاڑوں کے درمیان راہ طے کی ھے ؟ شبلی :ھاں

امام (ع): کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ خوف ورجاء کے درمیان راہ طے کر رھےھو؟شبلی:نہیں

امام (ع):پس تم نے صفاو مروہ کے درمیان سعی نہیں کی پھر فرمایا کیا تم منیٰ کی طرف گئے ؟شبلی:ھاں

امام (ع):کیا تمھاری یہ نیت تھی کہ لوگوں کو اپنی زبان اپنے دل اور اپنے ھاتھوں سے امان میں رکھو؟شبلی :نہیں

امام (ع):پھر تم منیٰ نہیں گئےھو۔ اس کے بعد پوچھا :کیا تم نے عرفات میں وقوف کیا اور جبل رحمت کے اوپر گئے اور وادی نمرہ کو پہچانااور جمرات کے کنارے خدا سے دعاکی ؟شبلی:ھاں

امام (ع)نے فرمایا:آیا عرفات میں وقوف کے وقت تمھیں معارف و علوم کے ذریعہ اللہ کی معرفتھوئی اور کیا تم نے جانا کہ اللہ تمھارے نامۂ عمل کولے گا اور وہ تمھاری فکر و خیال سے آگاھی رکھتا ھے ؟شبلی:نہیں

امام :کیا جبل رحمت کے اوپر جاتے وقت تمھاری یہ نیت تھی کہ خداوند عالم ھر با ایمان مرد وزن پر رحمت نازل کرتا ھے اور ھر مسلمان مردوزن کی سرپرستی کرتا ھے ؟شبلی:نہیں

امام :آیا وادی نمرہ میں تم نے یہ خیال کیا کہ کوئی حکم نہ دو جب تک خود فرمانبردار نہھوجاؤاور نھی نہ کرو جب تک خود کو نہ روکو؟ شبلی:نہیں

جب تم نشان اور نمرہ کے نزدیک ٹھھرے تو کیا تمھاری یہ نیت تھی کہ وہ تمھاری عبادات اور طاعت پر گوا ہھوں اور خداوندعالم کے نگھبانوں کے ھمراہ اس کے حکم سے تیری حفاظت کریں؟ شبلی:نہیں

حضرت نے فرمایا:پھر نہ تم عرفات میں ٹھھرے نہ جبل رحمت کے اوپر گئے نہ نمرہ کو پہچانا نہ دعا کی اور نہ نمرہ کے نزدیک وقوف کیاھے۔

ثُمَّ قَالَ:مَرَرْتَ بَیْنَ الْعَلَمَیْنِ،وَصَلَّیْتَ قَبْلَ مُرُورِکَ رَکْعَتَیْنِ،وَمَشَیْتَ بِمُزْدَلِفَۃَ، وَلَ قَطْتَ فِیھَا الْحَصَی،وَمَرَرْتَ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَحِینَ صَلَّیْتَ رِکْعَتَیْنِ،نَوَیْتَ أَنَّھَا صَلاٰۃُ شُکْرٍ فِي لَیْلَۃِ عَشْرٍ،تَنْفِی کُلَّ عُسْرٍ، وَتُیَسِّرُ کُلَّ یُسْرٍ؟ قَالَ: لاٰ،قَالَ:فَعِنْدَ مَامَشَیْتَ بَیْنَ الْعَلَمَیْنِ،وَلَمْ تَعْدِلْ عَنْھُمَا یَمِیناً وَشِمَالاً،نَوَیْتَ أَنْ لاٰ تَعْدِلَ عَنْ دِینِ الْحَقِّ یَمِیناً وَشِمَالاً،لاٰ بِقَلْبِکَ،وَلاٰ بِلِسَانِکَ،وَلاٰبِجَوَارِحِکَ، قَالَ:لاٰ، قَالَ:فَعِنْدَ مَا مَشَیْتَ بِمُزْدَلِفَۃَ وَلَقَطْتَ مِنْھَا الْحَصَی،نَوَیْتَ أَنَّکَ رَفَعْتَ عَنْکَ کُلَّ مَعْصِیَۃٍ،وَ جَھْلٍ،وَثَبَّتَّ کُلَّ عِلْمٍ وَعَمَلٍ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَعِنْدَ مَا مَرَرْتَ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ،نَوَیْتَ أَنَّکَ أَشْعَرْتَ قَلْبَکَ إِشْعَارَ أَہْلِ التَّقْوٰی وَالْخَوْفَ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَمَا مَرَرْتَ بِالْعَلَمَیْنِ،وَلاٰ صَلَّیْتَ رِکْعَتَیْنِ،وَلاٰ مَشَیْتَ بِالْمُزْدَلِفَۃِ،وَلاٰ رَفَعْتَ مِنْھَا الْحَصَی،وَلاٰ مَرَرْتَ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۔

پھرامام نے پوچھا کہ کیا تم دونشانوں کے درمیان سے گذرے اور وھاں سے گذرنے سے پھلے دورکعت نماز اداکی اور پیدل مذدلفہ گئے اور وھاں کنکریاں چنیں اور مشعر الحرام سے گذرے؟شبلی:ھاں

امام نے فرمایا:جب دورکعت نماز اداکی تو کیا یہ نیت کی تھی کہ یہ نماز شب دھم کی نماز شکر ھے جو ھر سختی کو دور اور کاموں کو آسان کرتی ھے ؟ شبلی:نہیں

امام :جب تم دو نشانوں کے درمیان سے گذرے اور دائیں اور بائیں منحرف نہینھوئے تو کیا یہ نیت کی تھی کہ دین حق سے دائیں اور بائیں نہ دل سے نہ زبان سے اور نہ اپنے اعضاء بدن سے منحرف نہینھوئےھو؟شبلی:نہیں

امام :جب تم مذدلفہ گئے اور وھاں سنگریزے جمع کئے تو کیا یہ نیت کی تھی کہ ھر گناہ اور جھالت کو خود سے دور کیاھے اور ھر علم و نیک عمل کو اپنے آپ میں پائےدار کیا ھے؟شبلی:نہیں

امام :جب تم مشعر الحرام سے گذرے تو کیا یہ نیت کی تھی کہ اپنے دل کو اھل خدا کے تصور اور خدا کے خوف سے آراستہ کرو؟شبلی:نہیں

امام :پھر نہ تم دو پھاڑوں کے درمیان سے گذرےھو، نہ دورکعت نماز ادا کی ھے ،نہ مذدلفہ گئےھو ،نہ سنگریزے چنے ھیناور نہ مشعر الحرام سے گذرےھو“۔

ثُمَّ قَالَ لَہُ:وَصَلَّتَ مِنٰی،وَرَمَیْتَ الْجَمْرَۃَ، وَحَلَقْتَ رَأْسَکَ، وَذَبَحْتَ ھَدْیَکَ،وَصَلَّیْتَ فِي مَسْجِدِ الْخَیْفِ،وَرَجَعْتَ إِلَی مَکَّۃَ،وَطُفْتَ طَوَافَ الْإِفَاضَۃِ؟قَالَ:نَعَمْ،قَالَ:فَنَوَیْتَ عِنْدَ مَا وصَلْتَ مِنًی وَرَمَیْتَ الْجِمَارَ،أَنَّکَ بَلَغْتَ إِلَی مَطْلَبِکَ،وَقَدْ قَضَی رَبُّکَ لَکَ کُلَّ حَاجَتِکَ؟قَالَ:لاٰ، قَالَ:فَعِنْدَ مَا رَمَیْتَ الْجِمَارَنَوَیْتَ أَنَّکَ رَمَیْتَ عَدُوَّکَ إِبْلِیسَ وَغَضِبْتَہُ بِتَمَامِ حَجِّکَ النَّفِیسِ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَعِنْدَ مَا حَلَقْتَ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

رَأسَکَ نَوَیْتَ أَنَّکَ تَطَهَّرْتَ مِنَ الْأَدْنَاسِ، وَمِنْ تَبِعَةِ بَنْی آدمَ،وَخَرَجْتَ مِنَ الذّنُوبِ کَمَا وَلَدَتْکَ أمُّکَ؟ قَالَ: لاٰ،قَالَ:فَعِنْدَ مَا صَلَّیْتَ فِي مَسْجِدِ الْخَیْفِ نَوَیْتَ أَنَّکَ لاٰ تَخَافُ اِلاَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَذَنْبَکَ،وَلاٰ تَرْجُو اِلاَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ تَعَالیَ؟ قَالَ:لاٰ،قَالَ:فَعِنْدَ مَا ذَبَحْتَ هَدْیَکَ نَوَیْتَ أَنَّکَ ذَبَحْتَ حَنْجَرَةَ الطَّمَعِ بِمَا تَمَسَّکْتَ بِهِ مِنْ حَقِیقَةِالْوَرَعِ،وَأَنَّکَ اتَّبَعْتَ سُنَّةَ إِبرَاهِیمَ بِذَبْحِ وَلَدِهِ،وَثَمَرَةِ فُؤَادِهِ وَرَیْحَانِ قَلْبِهِ،وَحاَجَّهُ سُنَّتُهُ لِمَنْ بَعْدَهُ، وَقَرَّبَهُ إِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ؟لِمَنْ خَلْفَهُ قَالَ:لاٰ، قَالَ: فَعِنْدَمَا رَجَعْتَ إِلَی مَکَّةَ وَطُفْتَ طَوَافَ الْإِ فَاضَةِ نَوَیْتَ أَنَّکَ أَفِضْتَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالَی،وَرَجَعْتَ إِلَی طَاعَتِهِ وَتَمَسَّکْتَ بِوُدِّهِ وَأَدَّیْتَ فَرَائِضهِ،وَتَقَرَّبْتَ إِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ؟قَالَ:لاٰ،قَالَ: لَهُ زَیْنُ العابدین(ع) فَمَا وَصَلْتَ مِنًی وَلاٰرَمَیْتَ الْجِمَارَ،وَلاٰحَلَقْتَ رَأْسَکَ، وَلاٰ أَدَّیْتَ نُسُکَکَ،وَلاٰ صَلَّیْتَ فِي مَسْجِدِ الْخَیْفِ، وَلاٰ طُفْتَ طَوَافَ الْإِ فَاضَةِ،وَلاٰ تَقَرَّبْتَ.اْرجِعْ فَإِنَّکَ لَمْ تَحُجَّ.

”پھر امام (ع)نے پوچھا کیا تم منیٰ پہنچے اور جمرہ کو کنکریاں ماری ،سر کے بال اتارے،اور اپنی قربانی انجام دی؟ نیز مسجد خیف میں نماز ادا کی ، اور مکہ واپس آکر ”طواف افاضہ انجام دیا “؟شبلی:ھاں

امام (ع)نے فرمایا:جب تم منیٰ پہنچے اور رمی جمرات انجام دی تو کیا یہ محسوس کیا کہ تمھاری تمنا پوریھو گئی اور خدا وند عالم نے تمھاری تمام حاجتیں پوری کردیں ؟شبلی:نھیں

امام (ع):جب جمرات کو کنکریاں ماریں تو کیا یہ نیت تھی کہ اپنے دشمن ابلیس کو کنکری مارر ھےھواور اپنے قیمتی حج کو مکمل کرنے کے ساتھ تم نے اسے غضب ناک کر دیا ھے؟شبلی:نھیں

امام(ع):جب تم نے اپنے سر کے بال اتارے توکیایہ نیت کی تھی کہ بنی آدم کے گناہوں اور آلودگیوں سے پاکھو گئے اور اپنے گناہوں سے یوںپاھر آگئے جیسے تمھیں تمھاری ماں نے ابھی پیدا کیا ھے؟ شبلی:نھیں

امام (ع):جب تم نے مسجد خیف میں نماز ادا کی تو کیا تمھاری یہ نیت تھی کہ خدا ئے متعال اور گناہوں کے علاوہ کسی چیز سے نھیں ڈرتے اور خدا کی رحمت کے علاوہ کسی اور سے امیدوار نھینھو؟شبلی:نھیں

امام(ع):جب تم نے اپنی قربانی کو ذبح کیا تو کیا یہ نیت تھی کہ حقیقی تقویٰ وپرھیز گاری کے ذریعہ تم نے اپنی لالچ کا گلا کاٹ دیا ھے اور جناب ابراھیم (ع)کہ جنھوں نے اپنے میوۂ دل اور لخت جگر بیٹے کو قربان گاہ میں لا کر خدا سے قرب حاصل کرنے کا ایک وسیلہ اپنے بعد کی نسلوں کے لئے سنت کے طور پر قائم کیا تھا،ان کی پیروی کر رھےھو؟ شبلی: نھیں

امام(ع) :جب تم مکہ واپسھوئے اور ”طواف افاضہ“ انجام دیاتو کیا یہ نیت کی تھی کہ خدا کی رحمت سے کوچ کر کے اس کی اطاعت کی طرف پلٹ رھےھو،اس کی محبت حاصل کر لی ھے الٰھی واجبات ادا کئے ھیں اور خدا سے نزدیکھو گئےھو؟ شبلی: نھیں

امام :پھر نہ تم منیٰ پہنچے ،نہ شیطانوں کوسنگریزے مارے ھیں،نہ اپنے سر کے بال اتارے ھیں،نہ اپنے حج کے اعمال انجام دیئے ھیں،نہ مسجد خیف میںنماز ادا کی ھے،نہ طواف بجا لائےھواور نہ خدا کے قرب میں پہنچےھوواپس جاؤ کہ تم نے حج انجام نھیں دیا ھے ۔

فَطَفِقَ الشِّبْلِیُّ یَبْکِی عَلَی مَافَرَّطَهُ فِي حَجِّهِ،وَمٰا زَالَ یَتَعَلَّمُ حَتَّی حَجَّ مِنْ قَابِلٍ بِمَعْرِفَةٍ وَیَقِینٍ۔[93]

”جنا ب شبلی اس با ت پر بُری طرح رونے لگے کہ جیسا حج کرناچاہئے تھا انجام نھیں دیا اور مناسک حج آگاھی کے ساتھ ادا نھیں کئے آپ اپنی حالت پر شدت سے غم زدہ تھے اور اس کے بعد سے حج کے اسرار ومعارف یاد کرنے میں مشغولھو ئے تاکہ اگلے سال پوری شناخت اور یقین کے ساتھ حج بجالائےں“ ۔

ختم قرآن

قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ(ع):

تَسْبِیحَةٌ بِمَکَّةَ أَفْضَلُ مِنْ خَرَاجِ الْعِرَاقَیْنِ یُنْفَقُ فِي سَبِیلِ اللّٰهِ، وَقَالَ:مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ بِمَکَّةَ لَمْ یَمُتْ حَتَّی یَرَیٰ رَسُولَ اللّٰهِ وَیَرَیٰ مَنْزِلَهُ فِي الْجَنَّةِ۔[94]

امام زین العابدین (ع):نے فرمایا:

”مکہ میں سبحان اللہ کہنے کا ثواب عراق اور شام کے مالیات کو خدا کی راہ میں انفاق کرنے سے بھتر ھے، نیز فرمایا:جو شخص مکہ میں ایک قرآن ختم کرے وہ اپنی موت سے پھلے حضرت رسول خدا (ص)کی زیارت کر لیتا ھے اور جنت میں اپنی جگہ کا مشاھدہ کر لیتا ھے “

کعبہ سے وداع

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ (ع)قَالَ:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ مَكَّةَ وَتَأْ تِيَ أَهْلَکَ فَوَدِّعِ الْبَيْتَ وَطُفْ بِالْبَيْتِ أَسْبُوعاً۔[95]
معاويہ ابن عمار كهتے هيں۔كہ امام جعفر صادق ں نے فرمايا:
”جب تم مکہ سے نکل کر اپنے گھر والوں کی طرف واپس آنا چاہوتو کعبہ سے وداع کرو اور سات مرتبہ اس کے گرد طواف کرو“۔

قبوليت کی نشانی
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص):
آيَةُ قَبُولِ الْحَجِّ تَرْکُ مَا كَانَ عَلَيْہِ الْعَبْدُ مُقِيماً مِنَ الذُّنُوبِ۔[96]
رسول خدا صلی اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
”حج کے قبوليت کی نشانی يہ ہے کہ جو گناہ بندہ پہلے انجام ديتا تھا اسے ترک کردے “۔

حج کی نورانيت
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ(ع)قَالَ:
الْحَاجُّ لاٰ يَزَالُ عَلَيْہِ نُورُ الْحَجِّ مَا لَمْ يُلِمَّ بِذَنْبٍ۔[97]
امام جعفرصادق (ع)فرمايا:
”حج کرنے والا جب تک اپنے آپ کو گناہ سے آلودہ نہ کرے ، حج کا نورھميشہ اس کے ساتھ رھتاھے“۔

دوبارہ آنے کی نيت
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص):
مَنْ أَرَادَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ فَلْيَؤُمَّ هَذَا الْبَيْتَ،وَ مَنْ رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ وَهُوَ يَنْوِي الْحَجَّ مِنْ قَابِلٍ زِيدَ فِي عُمُرِہِ۔[98]
رسول خدا صلی اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
”جو شخص دنيا وآخرت چاھتا ھے وہ اس گھر کی طرف آنے کا قصد کرے اور جو شخص مکہ سے واپسھو اوريہ نيت رکھے کہ اگلے سال بھی حج سے مشرفھوگا تو اس کی عمر ميناضافہھوتا ھے ‘ ‘ ۔

حج کی تکميل
قالَ الصادِقُ(ع):
”اِذاحَجَّ اَحَدُكُمْ فَلْيَخْتِمْ حَجَّہُ بِزِيارَتِنَا لِأَ نَّ ذٰلِکَ مِنْ تَمامِ الحَجِّ“۔[99]
امام جعفر صادق (ع) اسماعيل ابن مهران سے فرماتے ھيں :
”جب بھی تم ميں سے کوئی شخص حج انجام دے اسے چاہئے کہ اپنے حج کو ھماری زيارت پر تمام کرے کيونکہ يہ حج کے کاملھونے کی شرطوں ميں سے ھے “۔

رسول خدا صلی اللہ عليہ و آلہ و سلم کی زيارت
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص):
مَنْ حَجَّ فَزٰارَ قَبْرِی بَعْدَ مَوْتی كَانَ كَمَنْ زٰارَنی في حَيٰاتِی۔[100]
رسول خدا صلی اللہ عليہ و آلہ و سلم نے فرمايا:
”جس نے حج کيا اور ميری موت کے بعد ميری زيارت کی وہ اس شخص کے مانند ھے جس نے ميری زندگی ميں مير ی زيارت کی ھے“۔

پيغمبر (ص)کے ساتھ حج
”عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰہِ(ع) قَالَ:
إِنَّ زِيٰارَةَ قَبْرِ رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ عليہ و آلہ و سلم تَعْدِلُ حَجَّةً مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ مَبْرُورَةً۔ [101]
امام محمد باقر(ع) فرماتے ھيں :
”بلا شبہ رسول خدا صلی اللہ عليہ و آلہ و سلم کے قبر کی زيارت (کاثواب) آنحضرت(ص) کے ساتھ کئے جانے والے ايک

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مقبول حج کے برابر ھے "۔

عاشقانہ زیارت

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص):

مَنْ جٰاءَ نی زٰائِراً لایَعْمَلُہُ حٰاجَۃً اِلاّٰ زِیٰارَتی، کٰانَ حَقّاً عَلَیَّ اَنْ اَکُونَ لَہُ شَفیعاً یَوْمَ الْقِیٰامَۃِ۔ [102]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا :

"جو شخص میری زیارت کو آئے اور میری زیارت کے علاوہ کوئی اور کا م نہ کرے تو مجھ پر یہ حق ھے کہ میں روز قیامت اس کی شفاعت کروں" ۔

فرشتو(ع) کی ماموریت

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص):

خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالیٰ لَیْ مَلَکَیْنِ یَرُدّٰانِ السَّلاٰمَ عَلٰی مَنْ سَلَّمَ عَلَیَّ مِنْ شَرْقِ البِلاٰدِ وَغَرْبِھٰا،اِلاّٰ مَنْ سَلَّمَ :

عَلَیَّ فی دٰاری فَاِنّی اَرُدُّ عَلَیْہِ السَّلاٰمَ بِنَفْسی۔[103]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"خدا وند عالم نے میرے لئے دو فرشتے خلق فرمائے ھیں کہ جو شخص بھی مشرق ومغرب میں مجھے سلام کرتا ھے اور مجھ پر درود بھیجتا ھے وہ اس کا جواب دیتے ھیں مگر جو شخص میرے گھر آتا ھے اور مجھے سلام کرتا ھے تو میں خودا س کے سلام کا جواب دیتاھو ں "۔

مسجد النبی میں نماز

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص):

صَلاٰۃٌ فِي مَسْجِدِي ھَذَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰہِ عَشَرَۃَ آلاٰ فِ صَلاٰۃٍ فِیغَیْرِہِ مِنَ الْمَسَاجِدِإِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ الصَّلاٰۃَ فِیہِ تَعْدِلُ مِائَۃَ أَلْفِ صَلاٰۃٍ۔[104]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"میری مسجد میں نماز دوسری مسجدوں میں پڑھی جانے والی دس ہزار نمازوں کے برابر ھے سوائے مسجد الحرام کے کہ اس میں پڑھی جانے والے نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ھے "۔

جنت کا باغ

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ (ص):

مَا بَیْنَ قَبْرِي وَمِنْبَرِي رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ،وَمِنْبَرِي عَلَی تُرْعَۃٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ ۔[105]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ھے اور میرا منبر جنت کے دریچوں میں سے ایک دریچہ کے اوپر ھے "۔

حضرت فاطمہ (ع)پرسلام

یزید ابن عبد الملک نے اپنے باپ سے سنا کہ اس کے دادا کھتے تھے کہ میں حضرت فاطمہ زھرا (ع) کی خدمت میں حاضرھوا آپ (ع)نے مجھے سلام کیا اور اس کے بعد دریافت کیاکہ تم کس لئے یھاں آئے ھو؟میں نے عرض کی،برکت کی درخواست کرنے ۔

قَالَتْ:أَخْبَرَنِي أَبِي وَھُوَ ذَا ھُوَ أَنَّہُ مَنْ سَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلَيَّ ثَلاٰثَۃَ أَیَّامٍ أَوْجَبَ اللّٰہُ لَہُ الْجَنَّۃَ۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیھا نے فرمایا:

"میرے بابا نے مجھے خبر دی ھے کہ :جوشخص ان(ص)پر اور مجھ پرتین روز سلام کرے خدا وند عالم اس پر جنت واجب کردیتا ھے "۔

قُلْتُ لَھَا:فِي حَیَاتِہِ وَحَیَاتِکِ قَالَتْ نَعَمْ وَ بَعْدَ مَوْتِنَا۔[106]

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

’’میں نے حضرت (ع)سے پوچھا :ان کی اورآپ (ع) کی حیات میں ؟ فرمایا: ہاں اور ہماری موت کے بعد بھی ‘‘۔

ائمہ (ع)پر سلام
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ(ع)،وَنَظَرَ النَّاسَ فِي الطَّوَافِ قَالَ:
أُمِرُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهَذَا ثُمَّ يَأْتُونَافَيُعَرِّفُونَا مَوَدَّتَهُمْ ثُمَّ يَعْرِضُوا عَلَيْنَا نَصْرَهُمْ‘‘۔[107]
امام محمد باقر (ع) نے،اس وقت جب کہ آپ لوگوں کوطواف کرتےہوئے دیکھ رہے تھے فرمایا:
’’ان کو حکم دیا گیا ھے کہ یہاں (کعبہ کے گرد)طواف کریں اور اس کے بعد ہمارے پاس آئیں اور اپنی دوستی اور محبت و نصرت ومدد کا ھم سے اظہارکریں اوراسے ہمارے سامنے پیش کریں ‘‘۔

شہیدوں پر سلام
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع)قَالَ:
إِنَّ فَاطِمَةَ علیها السلام كَانَتْ تَأْتِي قُبُورَ الشُّهَدَاءِ فِي كُلِّ غَدَاةِ سَبْتٍ فَتَأْتِي قَبْرَ حَمْزَةَ وَ تَتَرَحَّمُ عَلَيْهِ وَتَسْتَغْفِرُ لَہُ۔[108]
امام جعفرصادق (ع)نے فرمایا:
’’حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیھا:ہر سنیچر کی صبح کوشھیدا کی قبروں پر آتیں پھر جناب حمزہ کی قبر پر آتی تھیں اور ان کے لئے رحمت وبخشش کی دعا کر تی تھیں ‘‘ ۔

ائمہ (ع)کی زیارت
قَال الرضا(ع):
إنَّ لِکُلِّ إمامٍ عَہْداً في عُنُقِ اَوْلِیائِہِ وَشِیعَتِہِ
وَاِنَّ مِنْ تَمامِ الوَفاءِ بالعَہْدِ وَحُسْنِ الأدءِ زِیارَۃُ قُبُورِہِمْ فَمَنْ زارَھُم رَغْبَۃً في زِیارَتِہِمْ وَ تَصْدیقاً بِما رَغبوا فیہِ کانَ اَئِمَّتُہُم شُفَعائَہُمْ یَوْمَ الْقِیامَۃِ۔[109]
امام علی رضا (ع) نے فرمایا:
’’ہر امام (ع)کاعھدان کے دوستوں اور چاہنے والوں کی گردن پر ھے کہ اس عہد کی مکمل وفا ان کی قبروں کی زیارت ھے پس جو شخص عشق و محبت کے ساتھ اور اس کی تصدیق کے ساتھ جس کی طرف وہ رغبت کرتے ھیں ان کی قبروں کی زیارت کرے تو ان کے ائمہ (ع)بھی قیامت میں اپنے ان زائروں کی شفاعت کریں گے ‘‘۔

مسجد قبا میں نماز
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم :
الصَّلاۃُ فی مَسْجِدِ قُبٰاءَ کَعُمْرَۃٍ۔[110]
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
’’مسجد قبامیں نماز پڑھنا ایک عمرہ انجام دینے کے مانند ھے ‘‘۔

دوسرے ممالک کے مسلمانوں سے سلو ک
زَیْدٌ الشَّحَّامُ عَنِ الصَّادِقِ(ع)،أَنَّہُ قَالَ:’’یَا زَیْدُ خَالِقُوا النَّاسَ بِأَخْلاٰقِہِمْ صَلُّوافِي مَسَاجِدِ ھِمْ وَعُودُوا مَرْضَاھُمْ وَاشْھَدُوا جَنَائِزَ ھُمْ وَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَکُونُوا الْأَ ئِمَّۃَ وَالمُؤَذِّنِینَ فَافْعَلُوا فَإِنَّکُمْ إِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِکَ قَالُوا ھَؤُلاٰءِ الْجَعْفَرِیَّۃُ رَحِمَ اللّٰہُ جَعْفَراً مَا کَانَ أَحْسَنَ مَا یُؤَدِّبُ أَصْحَابَہُ وَإِذَا تَرَکْتُمْ ذٰلِکَ قَالُوا ھَؤُلاٰءِ الْجَعْفَرِیَّۃُ فَعَلَ اللّٰہُ بِجَعْفَرٍ مَاکاَنَ أَسْوَأَ مَایُؤَدِّبُ أَصْحَابَہُ۔[111]
’’امام جعفر صادق (ع)نے زید شحّام سے فرمایا :اے زید!خود کو لوگوں کے اخلاق سے ھماہنگ کرو ،ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو،ان کی مسجد وں میں نماز اداکرو،ان کے بیماروں کی عیا دت کرو،ان کے جنازوں کی تشییع میں حاضرھو،اور اگربن سکو تو ان کے امام جماعت یا موذن بنو۔ کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ لوگ یہ کھیں گے کہ یہ لوگ جعفری(حضرت جعفر بن محمد علیھما السلام کی پیروی کرنے والے)ھیں خدا وند عالم جعفر (رہ) پر رحمت نازل فرمائے اس نے ان لوگوں کی کیا اچھی تربیت کی ھے اور اگر ایسا نہ کروگے تو وہ لوگ کھیں گے کہ یہ جعفری ھیں ،خداوند عالم جعفر (رہ)کے ساتھ ایسا ویسا کرے اس نے اپنے ماننے والوں کی کیا بُری تربیت کی ھے!!‘‘۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

حاجیوں کا استقبال

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع)قَالَ:

”كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ(ع) يَقُولُ:يَا مَعْشَرَ مَنْ لَمْ يَحُجَّ اسْتَبْشِرُوا بِالْحَاجِّ وَصَافِحُوهُمْ وَ عَظِّمُوهُمْ فَإِنَّ ذَلِکَ يَجِبُ عَلَيْكُمْ تُشَارِكُو ہُمْ فِي الْأَجْرِ“-[112]

امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:

”حضرت علی بن الحسین علیہما السلام ہمیشہ فرماتے تھے اے لوگو!جو حج پر نہیں گئےہو حاجیوں کے استقبال کے لئے جاؤ، ان سے مصافحہ کرو،اور ان کا حترام کرو کہ یہ تم پر واجب ھے اس طرح تم ان کے ثواب میں شریکھوگے “۔

حاجیوں کے اھل خانہ کی مدد کا ثواب

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ(ع):مَنْ خَلَفَ حَاجّاً

فِی أَهْلِهِ وَمَالِهِ كَانَ لَہُ كَأَجْرِهِ حَتَّى كَأَنَّہُ يَسْتَلِمُ الْأَحْجَارَ-[113]

امام زین العابدین (ع) نے فرمایا:

”جو شخص حاجی کی عدم موجودگی میں اس کے اھل خانہ اور اس کے مال کی دیکھ بھال کرے تو اس کا ثواب اسی حاجی کے ثواب کے مانند ھے یھاں تک کہ گویا اس نے کعبہ کے پتھروں کو بوسہ دیا ھے “۔

مبارک ھو

عَنْ يَحْيَى بْنَ يَسَارٍ قَالَ:حَجَجْنَا فَمَرَرْنَا بِأَبِی عَبْدِ اللَّهِ(ع) فَقَالَ:

”حَاجُّ بَيْتِ اللَّهِ وَزُوَّارُ قَبْرِ نَبِيِّهِ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم وَشِيعَةُ آلِ مُحَمَّدٍ(ع) هَنِيئاً لَكُمْ-[114]

یحییٰ بن یسار کھتے ھیں :

”ھم نے حج انجام دینے کے بعد امام جعفر صادق (ع) سے ملاقات کی، حضرت نے فرمایا:اللہ کے گھر کے حاجی قبر پیغمبر (ص) کے زائر اور شیعۂ آل محمد(ص)(ھونا تمھیں)مبارک ھو“۔

----

[67] مستدرک الوسائل :۳۷۶/۹۔تاریخ بغداد:۳۶۹/۵۔

[68] من لایحضرہ الفقیہ:۲۱۳۸/۲۰۲/۲۔

[69] مسند ابن حنبل:۱۵۴۲۳/۲۵۶/۵۔

[70] سنن ابی داؤد :۱۸۸/۱۷۹/۲۔

[71] کافی:۸/۴،۴۲۸۔

[72] کافی:۱/۲۴۱/۴۔

[73] تھذیب الاحکام :۵۷/۲۰/۵۔من لایحضرہ الفقیہ:۲۰۲/۲۔

[74] تاریخ دمشق:۳۸۰/۴۱۔

[75] کافی:۲۶/۵۴۵/۴۔

[76] محاسن :۲۳۹۵/۳۹۹/۲،کافی:۳۸۷/۶۔

[77] محاسن :۲۳۹۴۔

[78] کافی:۱۴/۲۱۰/۴۔

[79] الحج العمرۃ فی القرآن والحدیث:۱۹۹/۱۰۷۔

[80] علل الشرائع:۴۰۰۔

[81] مستدرک الوسائل :۳۲۳/۹۔تفسیر قمی:۶۲/۱۔

[82] اخبار مکہ ارزقی:۳۳۸/۱۔

[83] کافی:۳/۴۳۴/۴۔

[84] من لایحضرہ الفقیہ:۲۱۶۸/۲۰۸/۲۔

[85] علل الشریع:۴۳۲۔وسائل الشیعہ:۴۵۰/۱۳

[86] من لایحضرہ الفقیہ:۲۸۵۴/۴۱۷/۲۔

[87] مسنداحمد حنبل :۷۱۱۱/۶۹۲/۲۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

[88] معجم الکبير طبرانی:۱۱۰۲۱/۴۵/۱۱.
[89] کافی:۴۲/۲۶۲/۴.
[90] علل الشرايع:۴۳۷/۱.کنز الفوائد :۸۲/۲.
[91] وسائل الشيعہ:۱۶۶/۱۴.
[92] تهذيب الاحکام :۸۲۳/۲۴۳/۵.
[93] مستدرک الوسائل :۱۶۶/۱۰.
[94] تهذيب الاحکام:۱۶۴۰/۴۶۸/۵.
[95] کافی:۱/۵۳۰/۴.
[96] مستدرک الوسائل:۱۶۵/۱۰.
[97] کافی:۱۱/۲۵۵/۴.
[98] من لايحضره الفقيہ:۶۴/۱۴۱/۲.
[99] علل الشرايع:۴۵۹/۱.
[100] معجم الاوسط طبرانی:۳۳۷۶/۳۵۱/۳.
[101] وسائل الشيعہ:۳۳۵/۱۴.کامل الزيارات:۴۷.
[102] معجم الکبير طبرانی:۱۳۱۴۹/۲۲۵/۱۲.
[103] کنز العمال:۳۴۹۲۹/۲۵۶/۱۲.
[104] کافی:۱۱/۵۵۶/۴ ـ،ثواب الاعمال۵۰/۱.
[105] کافی:۳/۵۵۴/۴.
[106] تهذيب الاحکام:۱۸/۹/۶.
[107] مستدر ک الوسائل :۱۸۹/۱۰.
[108] تهذيب الاحکام:۱۶۸/۴۶۵/۱.
[109] کافی:۵۶۷/۴.
[110] سنن ترمذی:۳۲۴/۱۴۵/۲.
[111] وافی:۱۸۲/۲ ـ، من لايحضره الفقيہ:۳۸۳/۱.
[112] کافی:۴۸/۲۶۴/۴.
[113] محاسن :۲۰۶/۱۴۷/۱، ـوسائل الشيعہ :۴۳۰/۱۱.
[114] کافی:۵۴۹/۴.

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com